﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃ المبارک 03 مارچ 2017ء | 04/ جمادی الثانی 1438 ہجری قمری ❁ 03/امان 1396 ہجری شمسی | شمارہ09

ہمیشہ بلند رہنے والی ذات اللہ کی ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء بہت تیز رفتار تھی اور کوئی اونٹنی اس سے آگے نہ نکل سکتی تھی۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے اس سے مقابلہ کیا اور آگے نکل گیا۔ صحابہؓ کو بڑا رنج ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے محسوس کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ دنیا کی کسی چیز کو اونچا کرتا ہے تو لازم ہے کہ اسے نیچا بھی کرے۔ (ہمیشہ بلند رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔)

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6020)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا۔ اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لئے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں مَیں شمار نہیں کر سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ پس تم اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ نے ڈوئی سے کیسا سلوک کیا۔

’’اسی طرح دوسرے امور نے بھی ایسا پلٹا کھایا کہ جس بستی کو اس نے (ڈوئی نے۔ناقل) بے بہا خزانے خرچ کر کے بنایا تھا اسی بستی سے وہ باہر نکال دیا گیا اور جن محلات کو اس نے اپنے خزانے خرچ کر کے بے حد مضبوط تعمیر کیا تھا ان سے اسے محروم کر دیا گیا۔ بلکہ اللہ نے اسی پر بس نہیں کی اور اپنی پوری قضا وقدر اس پر نازل کر دی۔ اور اس کی شان وشوکت اور قدر ومنزلت کی تمام کی تمام وجوہ کو ختم کر دیا اور اس کے قبضے میں جو کچھ بھی تھا وہ کسی اور آدمی کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس کی کبر ونخوت کی ہواؤں نے بدحالی کے اتنے اندھیرے جمع کر دیئے کہ وہ اپنی پہلی دولت سے مایوس ہو گیا اور اس نے زمانے کی بانجھ چھاتی کا دودھ پیا اور فقر کے چوپائے کی پیٹھ پر سواری کی۔ اس کے بعد اس کے بعض وارثوں نے قرض خواہوں کی طرح اس کا مؤاخذہ کیا۔ اس نے اپنی بیوی، دوستوں اور بیٹوں کی طرف سے بڑی رسوائی دیکھی۔ یہاں تک کہ خود اس کے باپ نے امریکہ کے بعض اخبارات میں شائع کیا کہ وہ (ڈوئی) حرامی اور ولد الزنا ہے اور اس کے نطفے سے نہیں۔ اس طرح ادبار وانقلاب کی آندھیوں نے اس کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ اور زمانے نے تمام قسم کی ذلتیں اس کی ذات میں مکمل کر دیں۔ جس سے وہ خاک میں دبی بوسیدہ ہڈی کی طرح ہو گیا یا اس مار گزیدہ شخص کی طرح جو تباہی کا نشانہ بن گیا ہو۔ تمام تر وجاہت مذکورہ کے باوجود وہ ایسا اجنبی بن گیا جو معروف نہ ہو۔ اس کے جتنے بھی پیروکار تھے وہ تتر بتر ہو گئے۔ اور اس کے ہاتھ میں زر نقد اور جاگیر وجائیداد میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور وہ ایک بدحال محتاج اور ذلیل حقیر کی طرح ہو گیا۔ اس کے حوض اور اس کے باغات اور اس کا مکان منحوس ہو گیا اور اس کا چراغ گل ہو گیا اور اس کی چیخ وپکار بلند ہوئی۔ باغات اور ان کے چشمے اور گھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھن گئے۔ اور نرم اور سنگلاخ زمین اس پر تنگ ہو گئی۔ اور وادیاں اور گھاٹیاں اس کی دشمن ہو گئیں، اور وہ خزانے اس سے چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک تھا۔ اس نے دشمنوں کی طرف سے لڑائی جھگڑے اور ان کی ایذا رسانیاں دیکھیں اور پھر تمام تر ذلت اور رسوائی کے بعد اسے سر سے پاؤں تک فالج ہو گیا [ایڈیشن اوّل میں اس مقام پر صفحہ 71 ختم ہوتا ہے اور اگلے صفحات 72، 73 پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کی تصاویر ہیں۔ جو آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (ناشر)] تا کہ یہ فالج اسے خبیث زندگی سے عدم کی طرف لے جائے۔ اور وہ لوگوں کی گردنوں پر بٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا اور جب اسے بول وبراز کی حاجت ہوتی تو وہ لوگوں کے ہاتھوں حقنے کا محتاج ہوتا۔ پھر اسے جنون لاحق ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں اس کی گفتگو ہذیان اور حرکات وسکنات میں بے چینی غالب آ گئی اور یہ اس کی انتہائی رسوائی تھی۔ پھر طرح طرح کی حسرتوں کے ساتھ اسے موت نے آن لیا اور اس کی موت بتاریخ 9/مارچ 1907ء کو ہوئی۔ اور اس کی خوبیوں کا ذکر کر کے نوحہ کرنے والیاں نہ تھیں اور نہ اس پر کوئی رونے والا تھا۔

اور اس کی موت کی خبر سننے سے قبل، میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: ’’اِنِّی نَعَیۡتُ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیۡن‘‘ یعنی ’’میں نے ایک کاذب کی موت کی خبر دی۔ اللہ صادقوں کے ساتھ ہے۔‘‘ تب میں سمجھ گیا کہ اللہ نے مجھ سے مباہلہ کرنے والوں میں سے میرے دشمن اور میرے دین (اسلام) کے دشمن کی موت کی خبر دی ہے۔ اس واضح وحی کے بعد میں منتظر رہا۔ اور اس پیشگوئی کے وقوع سے پہلے اسے اخبار بدر اور الحکم میں طبع کر دیا گیا تھا تا کہ یہ اپنے ظہور کے وقت مومنوں کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہو۔ پھر جب ہمارے رب کا وعدہ آ گیا تو اچانک ڈوئی مر گیا اور باطل بھاگ گیا اور حق غالب آ گیا۔ پس سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر مجھے سونے یا موتیوں یا یاقوت کا پہاڑ بھی دیا جاتا تو وہ مجھے ہر گز خوش نہ کرتا جیسا اس مفسد اور کذّاب کی موت کی خبر نے خوش کیا۔ کیا کوئی ایسا منصف ہے جو خدائے وہّاب کی طرف سے آنے والی اس فتح عظیم کو دیکھے۔ اور اس پر غور کرے۔ یہ وہ دردناک عذاب ہے جو اس کمینہ دشمن پر نازل ہوا۔ اور رہی میری ذات کی بات تو مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا۔ اور اس نے اتمام حجت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیکوکاروں کی ایک بہت بڑی فوج میری طرف کھینچ لایا۔ اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر میرے پاس لے آیا۔ اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لئے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ پس تم اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ نے ڈوئی سے کیسا سلوک کیا۔ آؤ میں تمہیں اپنے پروردگار اور مولیٰ کے نشان دکھاؤں۔ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن‘‘

المشتہر

میرزا غلام أحمدؐ مسیح موعود

مقام قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب

15/اپریل سنۃ 1907ء‘‘

------(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 166 تا 172۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 فروری 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عائشہ نورسلطان بنت مکرم انور سلطان صاحب کا ہے۔ جو عزیزم اسد احمد تنویر ابن مکرم مبارک احمد تنویر صاحب امریکہ کے ساتھ پچاس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

اسد تنویر مکرم شیخ روشن دین تنویر صاحب کے پوتے ہیں۔ جو بڑا لمبا عرصہ ایڈیٹر الفضل رہے۔ یہ خود احمدی ہوئے تھے۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ یاد ہے مجھے باقاعدہ ان کا الفضل میں یہ ایڈیٹوریل بھی لکھا کرتے تھے، اداریہ۔ شعر ان کے باقاعدہ آیا کرتے تھے۔ میرے خیال میں اس کے بعد الفضل میں اس طرح باقاعدگی سے کسی ایڈیٹر کے شعر اور اداریہ نہیں آیا۔ اور دنیا چھوڑ کے یہ دین کے لئے آئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کا حق نبھایا۔ اللہ کرے کہ ان کی نسلوں میں بھی خادم دین پیدا ہوتے رہیں۔

اسی طرح عزیزہ عائشہ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی چوہدری نور محمد صاحب کی پڑ پوتی ہیں۔ تو دونوں خاندان ایسے ہیں جو پیدائشی احمدی، دین سے تعلق رکھنے والے، دین کی خدمت کرنے والے۔ ظاہر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا، مانا، ایمان لائے، تو اس زمانہ میں تو جو مقام تھا قبول کرنے والوں کا بہت اعلیٰ تھا۔ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے تھے جو کم علم والے بھی تھے وہ بھی آج کل کے بہت علم رکھنے والوں سے بہت آگے تھے۔

پس اس موقع پر ان قائم ہونے والے رشتوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو نصائح فرمائی ہیں ان کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عائلی زندگی، میاں بیوی کی زندگی، رشتوں کو نبھانے کے اصول و اسلوب جو ہیں بڑے احسن طریقہ سے پورے ہوں گے اور گزریں گے۔ تقویٰ ہمیشہ پیش نظر رہے، ایک دوسرے پر اعتماد ہونا ضروری ہے یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اعتماد قائم ہوتا ہے سچائی سے۔ آج کل ہمارے ہاں رشتے ٹوٹنے کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور وہ صرف اس لئے کہ سچائی سے کام نہیں لیا جاتا اور سچائی سے کام نہ لینے کی وجہ سے اعتماد نہیں رہتا۔ پس یہ بنیادی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی کہ اگر رشتوں کو قائم رکھنا ہے تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم کرو اور وہ سچائی سے قائم کرو۔ اور پھر یہ کہ شادی صرف شادی کی غرض سے نہ کرو بلکہ تقویٰ پیش نظر رہے اور یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے اپنی زندگی کو بھی اس نہج پہ گزارنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں ہمیں بتایا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ وہ اولاد اور نسل پیچھے چھوڑ کر جانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والی ہو، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی ہو۔ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر جن مشکلات میں سے ہمارے بڑے گزرے ان کی قربانیوں کو ہم نے آئندہ زندہ رکھنا ہے۔ جو بیعتیں ہوئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بڑی تکالیف میں سے گزرے ہیں وہ لوگ بھی۔ اسی طرح جو بچے کے دادا ہیں، لڑکے کے، انہوں نے بھی احمدیت قبول کر کے قربانی دی۔ اور خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور پھر آخر دم تک نبھایا۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے اپنے رشتہ کو احسن رنگ میں قائم کرنے والے بھی ہوں، اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو یاد رکھنے والے اور ان کے عہدوں کو نبھانے والے بھی ہوں۔ اور آئندہ نسل کی تربیت کرنے والے بھی ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کروں گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے مبارک کرے، اب دعا کرلیں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 26/جنوری 2017ء بروز جمعرات، نماز ظہر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم رانا فضل محمد صاحب (لندن۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 22/جنوری 2017ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مستری دین محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ فرقان فورس میں خدمت کے علاوہ حفاظت خاص میں اعزازی خدمت کی توفیق پائی۔ مرکزی جلسہ سالانہ ربوہ پر ناظم گوشت کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے سب بچے بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم عمران احمد چغتائی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ یوکے کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1- مکرم چوہدری عمر دین خان صاحب درویش قادیان (حال کیلیفورنیا۔ امریکہ)

آپ 5 دسمبر 2016ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ بیعت کے بعد حضورؓ نے آپ کو قادیان میں ہی رہنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ برٹش آرمی میں اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر مستقل طور پر قادیان آگئے۔ 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے موقعہ پر آپ نے قادیان دارالامان کی حفاظت کے لئے اپنا نام پیش کیا اور یوں آپ کو درویشی کی سعادت حاصل ہوئی۔ جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی لگائی گئی آپ نے صدق دل سے اسے ادا کیا۔ 1984ء میں آپ امریکہ آگئے اور پھر وفات تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ آپ بڑے شجاع، صابر و شاکر، غریبوں اور مسکینوں کے خیر خواہ، نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار اور ایک متوکل علی اللہ انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں اور جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور اپنا چندہ بروقت ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے دو نواسے عزیزم جلیس احمد ڈار اور عزیزم مزمل جلال صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے ایک داماد مکرم برادر عبدالرقیب ولی صاحب امریکہ میں Mersed (کیلیفورنیا) جماعت کے صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری انور احمد گھمن صاحب (آف لاہور)

آپ 22 اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں ''روکوپر'' کے مقام پر قائم ہونے والے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل کے طور پر 10 سال تک بڑی جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی۔ سکول کے لئے زمین کی خرید اور عمارت کی تعمیر کا ابتدائی کام بھی آپ کے دور میں شروع ہوا۔ ''روکوپر'' کی مقامی احمدیہ مسجد کی تعمیر میں بھی آپ کو مالی معاونت کی بھی توفیق ملی۔

3۔ مکرم مبشر احمد پال صاحب (آف سیالکوٹ)

آپ 27 مارچ 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مئی 1973ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر سیرالیون گئے۔ پہلے ''روکوپر'' میں بطور واقف زندگی ٹیچر تعینات ہوئے۔ پھر کبالہ میں پرنسپل مقرر ہوئے اور سکول کو A-Level تک ترقی دی۔ کبالہ میں آپ نے ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی قائم کیا۔ سیرالیون جانے سے پہلے سیالکوٹ میں ناظم اطفال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی تربیت کے لئے کتابچے بھی لکھے۔ آپ کے دور میں سیالکوٹ مجلس نے تین بار علم انعامی حاصل کیا۔ آپ کی شادی 1987ء میں سیرالیون سے واپسی پر مکرم شیخ محمد رمضان صاحب (امیر جماعت ڈیرہ غازی خان) کی بیٹی سے ہوئی جو حضرت شیخ اللہ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی ہیں۔ آپ بہت ہمدرد، شفیق اور ملنسار انسان تھے۔ بیماری کے آخری سال انتہائی تکلیف میں گزارے مگر صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

4۔ مکرمہ طاہرہ نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد خالق صاحب۔ چک 18 بہوڑو۔ ضلع شیخوپورہ)

آپ 12 جنوری 2017ء کو ایک حادثے کے نتیجہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ربوہ سے شاہ کوٹ کے نادرہ آفس میں گئی تھیں۔ وہاں سے اپنے گاؤں کے لئے جب روانہ ہوئیں تو راستہ میں کسی نے انہیں کوئی نشہ آور چیز کھلائی جس سے یہ بیہوش ہو گئیں اور نامعلوم افراد نے ان کے پاس موجود رقم، زیورات اور موبائل فون وغیرہ لوٹ کر انہیں نہر میں پھینک دیا اور خود فرار ہو گئے جس سے ان کی وفات ہو گئی۔ راہ گیروں نے دیکھ کر نعش کو باہر نکالا اور پولیس کو اطلاع دی۔ پسماندگان میں بوڑھے والد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کے علاوہ خاوند اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے جرمنی اور دو بیٹے بیلجیم میں ہوتے ہیں۔

5۔ مکرمہ نسیمہ مجید صاحبہ (اہلیہ مکرم سید مجید اختر صاحب۔ آسٹریلیا)

آپ 18 جنوری 2017ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ غریب پرور، قناعت پسند، صابرہ وشاکرہ بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی سے شامل ہوتی تھیں۔ اسلام آباد میں شعبہ نمائش کی سیکرٹری رہیں۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتیں اور خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ ان کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے رتبہ سے بھی نوازا۔ آپ کے بھائی مکرم سید قمر الحق صاحب کو سکھر میں شہید کیا گیا اور دوسرے بھائی مکرم نجم الحق صاحب (سابق امیر ضلع سکھر) پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا جو اس وقت تو بچ گئے مگر بعد میں اسی حملے کے اثرات سے وفات پا گئے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ) کی نسبتی بہن تھیں۔

6۔ مکرمہ لبنیٰ رضیہ اعجاز صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر مجد اعجاز صاحب۔ امریکہ)

آپ 8 جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت نذیر حسین صاحب کی بیٹی تھیں جو کہ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ (مرہم عیسیٰ) کے بیٹے اور حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ کے پوتے تھے۔ آپ کو صدر لجنہ امریکہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ TechVirginia یونیورسٹی سے فزکس اور ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ واشنگٹن ڈی سی میں آپ کو 1975ء میں Woman of the year in Education کا اعزاز دیا گیا۔ 1999ء سے 2005ء تک مرحومہ کو UNO کی طرف سے پاکستان میں بطور Chief Technology Advisor کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے ورجینیا یونیورسٹی میں فزکس کے شعبہ میں اپنے نام سے سکالرشپ بھی جاری کروایا۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجیب اسماعیل اعجاز صاحب Silicon Velley جماعت میں نائب صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مَصَالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 440

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ(2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کی ایمان افروز داستان کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا کچھ مزید احوال بیان کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

ہم چند ماہ سے ایک متروک گھر میں رہ رہے تھے جو میرے خاوند کے ایک دوست کا تھا۔ اس گھر میں میرے خاوند کو عجیب وغریب تصاویر اور ہیولے نظر آتے تھے اور ان کے خیال میں یہ گھر آسیب زدہ تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے میں ایم ٹی اے پر جنات وغیرہ کے بارہ میں پروگرام دیکھنے کے بعد اس یقین پر قائم تھی کہ یہ سب اوہام ہیں۔

اشرار کے آزار

میرے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش متوقع تھی، ان کی ولادت کے بعد ہم سے گھر چھوڑنے کا مطالبہ ہوا تو ہم قریبی علاقے میں کرائے کے ایک معمولی گھر میں شفٹ ہوگئے۔ یہاں میرے خاوند کا تعارف ایک دھوکہ باز اور فریب کار شخص سے ہوا جس نے کہا کہ وہ آثار قدیمہ کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے نہ جانے میرے خاوند کو کس طرح شیشے میں اتارا اور اسے ستّر ہزار سعودی ریال کے عوض ایک گولڈ بار فروخت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ میرے خاوند نے جب اسے چیک کروایا تو وہ پیتل نکلا۔ اس کی وجہ سے میرے خاوند کی اس شخص سے لڑائی ہوگئی جس کے بعد پتہ چلا کہ وہ شخص اکیلا نہیں ہے بلکہ ایک گروہ ہے جو آئے دن ایسی وارداتیں کرتے رہتے ہیں۔ جب بات بڑھی تو انہوں نے میرے خاوند اور میرے بڑے بیٹے کو اغوا کرلیا۔ میں چھوٹے بچوں کے ساتھ اس دُوردراز کے علاقے میں اکیلی تھی جہاں نہ میرا کوئی جاننے والا تھا نہ کوئی مددگار۔ میں خوفزدہ تھی اور ایسے میں خدائے ذوالجلال کے حضور میرے آنسو دعائیں بن بن کر بہتے چلے جاتے تھے۔ چند روز کے بعد خدا کا خاص فضل ہوا اور میرا خاوند اور بیٹا کسی طریقے سے ان شریروں کی قید سے آزاد ہو کر بخیر وعافیت گھر لوٹ آئے۔

حقیقت کا سفر

اب ہمارا وہاں رہنا خطرہ سے خالی نہ تھا اس لئے ہم وہاں سے بہت دور ایک پہاڑی علاقے میں منتقل ہوگئے۔ مالی حالت بھی دگرگوں تھی اس لئے کوئی مناسب گھر بھی کرائے پر نہ لے سکتے تھے۔ وہاں کسی نے بتایا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک ہوٹل ہے جو ایک عرصہ سے خالی پڑا ہوا ہے اور اگر تم وہاں رہنا چاہو تو ہوٹل کے چوکیدار سے چابی لے کر اس میں بغیر کسی معاوضہ کے رہائش اختیار کرلو۔

ہم وہاں جانے لگے تو قریبی بستی کے لوگوں نے ہمیں ڈراتے ہوئے کہا کہ یہ ہوٹل ایک لمبے عرصہ سے خالی پڑا ہے اور اس میں جنّات کا بسیرا ہے۔ میرے خاوند نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ ایسے جنّات کا کوئی وجود نہیں جو انسانوں کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے اور تنگ کرتے ہیں، اس لئے مجھے تو اس میں رہائش پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہاں پر لازمی رہنا چاہئے تا میرے یقین اور آپ کے شک کی حقیقت بھی آشکار ہو جائے۔

چنانچہ ہم ہوٹل کی جانب بڑھنے لگے۔ جب میں اس ہوٹل میں داخل ہوئی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ ہر چیز گرد وغبار سے اَٹی پڑی تھی۔ ہوٹل میں نہ پانی تھا، نہ بجلی اور بند کمرے نہایت خوفناک منظر پیش کررہے تھے۔ ہم نے ایک کمرہ کھول کر صاف کیا، ایک ٹینکر پانی منگوایا اور یہاں رہائش اختیار کرلی۔ ہم دن کے وقت تو اس میں آزادی سے چل پھر لیتے تھے لیکن مغرب کے بعد اپنے کمرہ میں بند ہو کر بیٹھ جاتے تھے اور ڈر کے مارے کوئی بھی باہر جانے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ میں رات کے وقت خوف کے مارے اپنی نظریں اِدھر اُدھر دوڑا کر دیکھتی اور اپنی سماعت کو تیز کرکے کچھ سننے کی کوشش کرتی لیکن مجھے نہ تو کوئی ہیولہ نظر آیا اور نہ ہی میں نے کبھی چیخوں وغیرہ کی کوئی جنّاتی آواز سنی۔

دوسری طرف میرے خاوند نے مجھے بتایا کہ گاؤں والے کہتے ہیں کہ یہاں پر ایک شخص کی وفات ہوگئی تھی جس کے بعد سے جنّ اس مقام پر قابض ہیں اور جو بھی اس جگہ جاتا ہے اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ نیز اس ہوٹل کے گردونواح میں رات کے وقت اکثر ایک لحیم وشحیم اور طویل اور ڈراؤنا شخص نظر آتا ہے جس کا پورا جسم بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔

ایک روز میرے خاوند نے کہا کہ اب تو اہلِ بستی ہم سے بھی ڈرنے لگے ہیں، ان کا خیال ہے کہ ہم کوئی خاص مخلوق ہیں جو جنوں کی آماجگاہ میں بڑے سکون سے رہتے ہیں۔

میں یہ باتیں سن کر ڈرنے کی بجائے خود کو یقین دلاتی کہ ایسے جنوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ لیکن میں نے دل میں یہ فیصلہ کیا ہوا تھا کہ اس کے باوجود اگر میں نے ایسے ہیولے یا تصویریں دیکھیں جن کا ذکر زبان زدِ عام ہے تو میں اس جگہ کو چھوڑ دوں گی۔ ہم نے اس ہوٹل میں دو ماہ قیام کیا۔ اس دوران ہمارے بچے اس مقام سے مانوس ہوگئے اور وہ ہوٹل میں کھیلتے پھرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ہم نے اس عرصہ میں کوئی جن نہ دیکھا۔

اس کے بعد حالات ٹھیک ہوگئے اور ہم اپنے علاقے میں اپنے گھر میں واپس آگئے اور یوں یہ آٹھ ماہ کا سفر ختم ہوا جسے میں جنّوں کی حقیقت جاننے کے سفر کا نام دوں گی۔

باعثِ تسکین واطمینان

گھر واپس پہنچنے پر جس چیز کی مجھے سب سے زیادہ یاد آئی وہ ایم ٹی اے تھا۔ میں ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے بے چین تھی لیکن بجلی نہ تھی اور گرمی عروج پر تھی۔ میرے خاوند نے جنریٹر خریدا تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اب میرے لئے ایم ٹی اے دیکھنا آسان ہو جائے گا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھنے کے لئے بے چین تھی کیونکہ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھنے اور آپ کا کلام سننے سے میری دلی تسکین ہوتی تھی۔ اسی طرح میں پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کے لئے بھی بیتاب تھی کیونکہ اس پروگرام میں بیان ہونے والی عقل ومنطق سے ہم آہنگ تفاسیر وتوجیہات میرے دل کو لگتی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ جنّوں کے بارہ میں احمدیوں کے بیان کردہ مؤقف کی صداقت کو تو ہم نے آٹھ ماہ کے سفر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ میں نے زندگی میں کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں کئی سالوں سے متروک کسی گھر میں جا کر کئی ماہ تک قیام کروں گی، اور پھر صرف گھر ہی نہیں بلکہ بے شمار کمروں پر مشتمل ایک ایسے ہوٹل میں دو ماہ تک رہائش اختیار کروں گی جس کے بارہ میں اردگرد کے تمام لوگوں کی عینی شہادت ہمیں ہر روز سنائی جائے گی کہ یہاں جنات کا سایہ ہے اور عجیب وغریب شکلوں والے ہیولے یہاں پر نظر آتے ہیں۔ اگر میں الحوار المباشر کے ایک پروگرام کو سن کر اس یقین پر قائم نہ ہوتی کہ ایسے جنات کا کوئی وجود نہیں ہے جو انسانوں کے سروں پر سوار ہو کر ان سے طرح طرح کی حرکات سرزد کرواتے ہیں تو ایسے دُورافتادہ اور ایک عرصہ سے ویران پڑے ہوٹل میں رہنے کا خطرہ کبھی مول نہ لیتی۔

الحمد للہ کہ خدا نے مجھے دوبارہ ایم ٹی اے اور خصوصًا پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کی توفیق بخشی۔ اس وقت اس پر عصمت انبیاء کے بارہ میں پروگرام پیش کئے جارہے تھے۔ مثلاً یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ نہیں بولے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام نے دشمنوں کے سامنے اپنی بچیاں پیش نہیں کی تھیں، حضرت ایوب علیہ السلام کو خطرناک بیماریاں لاحق نہیں ہوئی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ وفات پا چکے ہیں۔ یہ سب ایسی تفسیرات تھیں جنہیں ہر عاقل اور سلیم الفطرت انسان قبول کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ میں ایک طرف تو بہت خوش تھی اور دوسری طرف ایسے مضامین سن کر حیران بھی تھی کہ اتنی عمر لاعلمی اور جہالت کو ہی حق کہتے کہتے گزر گئی۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

میں نے اپنے خاوند کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی لیکن بجائے قبول کرنے کے اس نے الٹا مجھے ہی جھڑکنا شروع کردیا اور ایم ٹی اے دیکھنے سے منع کردیا بلکہ غصے میں آکر اس نے ایم ٹی اے کو چینلز کی لسٹ سے حذف کرنے کے بعد کہا کہ اگر میں نے دوبارہ اس گھر میں ایم ٹی اے چلتا ہوا دیکھا تو ٹی وی کو توڑ کر گھر سے باہر پھینک دوں گا۔

مجھے اس اعلان سے بہت تکلیف ہوئی کیونکہ میرے لئے اس چینل سے دور رہنا ناممکن تھا۔ میں اپنے بیس سالہ بیٹے سے بھی ان باتوں کا ذکر کرتی رہتی تھی اور میرا بیٹا اپنے باپ کے برعکس ان تمام باتوں کو قبول کرتا تھا۔ اس نے میری مدد کی اور چینل دوبارہ تلاش کرکے لگا دیا اور مجھے دوبارہ اس کو لگانے کا طریقہ بھی بتا دیا۔ چنانچہ میں اپنے شوہر کی گھر میں عدم موجودگی کے وقت ایم ٹی اے دیکھتی اور جب وہ آتے تو ان کی بات کا احترام کرتے ہوئے چینل بدل دیتی۔ میرے خاوند نے جب میرے احمدیت کی طرف شدید میلان کو محسوس کیا تو میرے والد صاحب کو فون کرکے ساری صورتحال سے آگاہ کردیا۔ میرے والد صاحب فورًا مجھے سمجھانے کے لئے تشریف لائے اور میرے ساتھ بہت نرمی کے ساتھ بات کی۔ چونکہ میرے والد صاحب بات سنتے اور پھر سمجھنے کی کوشش کرتے تھے نیز اچھی بات کو قبول کرنے والے تھے اس لئے میں نے ان کے ساتھ کھل کر بات کی اور کئی امور کے بارہ میں ہماری بحث بھی ہوئی جس کے بعد وہ مجھے عمومی نصیحت کرکے لَوٹ گئے۔

ایم ٹی اے ساتھ ساتھ رہا

یمن میں حالات کی خرابی کی وجہ سے چوری اور ڈاکہ کی کارروائیاں بڑھ گئیں۔ ایک روز کچھ مسلح اشخاص میرے خاوند کے پاس آئے اور زمین کے کاغذات ان کے حوالے کرکے گھر سے نکل جانے کا کہا۔ جب میرے خاوند نے گھر کے اندر داخل ہو کر ان کی بات ماننے سے انکار کیا تو وہ حویلی کا دروازہ توڑ کر اندر آگئے اور فائرنگ شروع کردی۔ بچے ڈر کے مارے چیخ رہے تھے اور میں بھی رونے کے ساتھ ساتھ شور مچا رہی تھی۔ انہوں نے ہمارے گھر کا محاصرہ کرکے آنسو گیس کے شیل پھینکنے شروع کردیئے۔ میرا خاوند گھر کے اندر سے ان حملہ آوروں پر جوابی فائرنگ کررہا تھا جس کی وجہ سے حملہ آوروں کے دو آدمی زخمی ہوگئے۔ کئی گھنٹوں کے بعد پولیس آئی اور حملہ آوروں کا پیچھا کرنے کی بجائے میرے خاوند کو ہی لے گئی اور جیل میں بند کردیا۔

ایسے حالات میں خطرہ تھا کہ کہیں یہ اشرار دوبارہ نہ آجائیں چنانچہ میں بچوں کو لے کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی اور دو ماہ تک وہاں قیام کیا۔ وہاں میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر ایم ٹی اے دیکھتی رہی۔ میرے والد صاحب میری بات کی تائید کرتے تھے اور اکثر جماعتی تفسیرات اور آراء کو قبول کرتے تھے لیکن جنّوں کے بارہ میں وہ اپنی رائے پر قائم رہے۔ میں نے انہیں اپنے سفر اور ویران ہوٹل میں رہنے کا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ بعض جن مؤمن ہوتے ہیں اور بعض کافر۔ ہوسکتا ہے کہ جس ہوٹل میں تم رہی ہو وہاں پر مؤمن جن ہوں، اس لئے انہوں نے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

میں نے عرض کیا کہ چلیں جنّ کے موضوع کو چھوڑ دیں اور دجال کی حقیقت اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے آسمان پر جانے کی نفی نیز ان کے چھوٹی عمر میں کلام کرنے کے موضوعات کے بارہ میں بتائیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے ان موضوعات کے بارہ میں اپنی تسلی کا اظہار کیا تو پاس بیٹھے میرے تایا جان کے کان کھڑے ہوئے اور انہوں نے میرے ایک اور چچا سے مل کر میرے والد صاحب سے کہا کہ کیا اب تم اس عمر میں اپنا دین بدلو گے؟ اپنی بیٹی کی بات کو اہمیت نہ دو۔ تم دیکھتے نہیں ہو کہ جب سے اس نے اس نئے دین کی طرف توجہ کی ہے اس کے ساتھ کس طرح برا سلوک ہو رہا ہے اور اسے بار بار اپنے گھر سے بے گھر ہونا پڑ رہا ہے۔ یہ سن کر میرے والد صاحب ان کی باتوں میں آگئے اور غصہ میں آکر ایم ٹی اے کو چینلز کی لسٹ سے حذف کردیا۔

دو ماہ کے بعد میرا خاوند جیل سے رِہا ہوگیا اور ہم شریروں کے شر سے بچنے کے لئے دوسرے شہر چلے گئے جہاں میرے خاوند کی بہن رہتی تھی۔ میرے خاوند نے ہمیں وہاں چھوڑا اور خود ہمارے لئے گھر کا بندوبست کرنے کے لئے دارالحکومت چلا گیا جبکہ ہم ایک ماہ تک اس کی بہن کی گھر میں رہے۔ اس کی بہن جاب کرتی تھی اور صبح سویرے ہی نکل جاتی تھی اور میں ان کے ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا کر دیکھتی رہتی۔ کبھی کبھی میری اس نند کی بڑی بیٹی بھی میرے ساتھ بیٹھ جاتی۔ اسے امام مہدی کے ظہور کی باتیں پسند نہ آئیں اور اس نے اپنی والدہ سے ذکر کردیا۔ میری نند نے مجھ سے کہا کہ یہ ایم ٹی اے والے شیعہ ہیں اور اپنے پروگراموں کے ذریعہ لوگوں کے دماغ خراب کررہے ہیں اور ان کی تمام باتیں ہی ہمارے معروف عقائد کے خلاف ہیں۔ اس لئے آئندہ یہاں پر یہ چینل دیکھنے کی کوشش نہ کرنا۔ بہرحال ایک ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمیں اپنا گھر مل گیا اور ہم اس میں منتقل ہوگئے۔

(باقی آئندہ)

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔

ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا، نہ ہی مسلمانوں نے یا بظاہر مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کے لئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مذہب کی حقیقت، اس کی ضرورت، غرض وغایت، مذہب اسلام کی صداقت اور دیگر مذاہب پر فضیلت اور روحانی زندگی کے حصول اور دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے اسلامی تعلیمات کا بصیرت افروز بیان۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب۔ فرمودہ 4؍ستمبر 2016ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ اس وجہ سے ایک بہت بڑی تعداد مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے اور ان دُور ہٹنے والوں میں بہت بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے جن کا مذہب عیسائیت تھا۔

ابھی تک یہی کہا جاتا ہے کہ دنیا میں کسی مذہب کے ماننے والوں میں سب سے بڑی تعداد عیسائیوں کی ہے لیکن عملاً مذہب کو نہ ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ عیسائیوں میں سے ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے انکار کرنے والے انہی میں سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔

اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ عیسائیوں میں تو اکثریت نام کے عیسائی ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد بہت معمولی ہے۔ لوگوں کے اس رجحان کو دیکھتے ہوئے اور بہت سارے دوسرے ایسے مطالبات جو آزادی دلانے والے اور مذہب کے احکامات کے خلاف ہیں ان کے خلاف بولنے والوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے یہ لوگ اپنی بنیادی تعلیم میں جو پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی مزید تبدیلیاں کرتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر دوسرا بڑا مذہب دنیا میں اسلام ہے اور مسلمان چاہے عملاً اسلام کی تعلیم پر عمل کریں یا نہ کریں لیکن اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب ضرور کرتے ہیں۔ اور نہیں تو جمعہ یا عید کی نمازیں ضرور پڑھ لیتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں جہاں سوال آ جائے دینی روایات کا شعائر اللہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا قرآن کریم کا۔ انہی جذبات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے مفاد پرست علماء اور تنظیموں نے مسلمان کہلانے والے ایک طبقے سے غلط کام کروانے شروع کر دیئے۔ انہیں شدت پسند بنا دیا ہے۔ انہیں اپنی حکومتوں کے خلاف غلط رنگ میں ابھار دیا ہے۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ملکوں کے حکمران بھی اس کے ذمہ دار ہیں جن کے غلط رویّوں اور عوام کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے یہ پچ ردّ عمل ظاہر ہوا ہے۔ لیکن جو عوام کے جذبات سے فائدہ اٹھانے والے ہیں ان کی نیت بھی نیک نہیں ہے۔ وہ بھی اپنے مفادات کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور پھر ان دشمنیوں کو، اپنی طاقت کے اظہار کو انہوں نے اپنے ملکوں سے باہر نکل کر مغربی دنیا میں بھی خودکش حملوں اور ظالمانہ قتل وغارت کے ذریعہ پھیلا دیا ہے جس کی وجہ سے ان ملکوں میں بھی اسلام کے لئے خوف پھیل گیا ہے۔ اور جو مذہب کے مخالف ہیں، جو خدا کے وجود سے انکاری ہیں، ان کی تعداد میں ان کو دیکھتے ہوئے بھی مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں مذہب ہی فساد کی جڑ ہے اور خاص طور پر اسلام نعوذ باللہ اس میں اوّل نمبر پر ہے۔

ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا، نہ ہی مسلمانوں نے یا بظاہر مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اوّل نمبر پر مسلمان ہیں اور بدقسمتی سے انہوں نے اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو موقع دے دیا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرنے میں بڑھتے چلے جائیں۔

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔

میں نے کل یہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے سیشن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں کچھ بتایا تھا تو اس کے بعد اکثر لوگ جن میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور پڑھے لکھے لوگ اور مختلف طبقوں کے لوگ شامل ہیں انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آج یہ باتیں سن کر ہمارا اسلام کے بارے میں جو تصور قائم ہوا ہوا تھا وہ یکسر بدل گیا۔ اب ہمیں پتا چلا ہے کہ اسلام کے خلاف بولنے والے جو کہتے ہیں اور اسلام کی جو تصویر میڈیا پیش کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ہمیں آج یہاں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے سننے کو ملی۔ بلکہ ایک شخص نے تو یہ بھی کہا کہ میں عیسائی تھا لیکن میرا مذہب مجھے تسلی نہیں دے سکا اور اب میں دہریہ ہو چکا ہوں۔ لیکن آج یہاں آپ کے خلیفہ نے جو باتیں کی ہیں اور یہ مَیں نے سنی ہیں اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مذہب اسلام بالکل مختلف ہے۔ پہلے تو میں عیسائی تھا اور یہ مذہب چھوڑا تھا۔ اسلام کو تو میڈیا نے اس طرح بتایا ہوا تھا کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ غور کروں۔ لیکن جب میں نے یہ باتیں سنی ہیں تو میرے نظریات بالکل مختلف ہو گئے ہیں اس سے جو ہمیں بتایا جاتا ہے۔ اور کہنے لگا کہ اگر کبھی میں مذہب کی طرف آیا تو احمدی مسلمان بنوں گا۔

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کے لئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں جو مسلمانوں کے بگڑنے کا زمانہ آئے گا اس زمانے میں مذہب کی

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو۔ اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو۔ اللہ تعالیٰ مختلف طریق سے تڑپ رکھنے والوں کی سچائی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماضی بھی اور حال بھی ایسے واقعات سے بھرا پڑا ہے اور ہر روز دنیا کے کسی نہ کسی گاؤں، شہر اور ملک میں ایسے واقعات ہو رہے ہوتے ہیں جو نہ صرف ان نئے ہدایت پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنتے ہیں اور ان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں بلکہ پرانے احمدیوں اور پیدائشی احمدیوں کے ایمانوں کو بھی تازہ کرتے ہیں اور ان کے ایمانوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعید فطرت اور حق کی متلاشی روحوں کی حق وصداقت کی طرف ہدایت اور راہنمائی اور تائید ونصرت کے روح پرور واقعات کا تذکرہ

مجھے کئی لوگ خط لکھتے ہیں کہ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے تسلّی پا کر اور نشان دیکھ کر بیعت کی ہے اور احمدیت کو قبول کیا ہے ہمارے ایمان کو کوئی بھی نہیں ہلا سکتا۔ ہمیں کسی مزید دلیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے دین کو سمجھنے اور سچائی کے پانے کے لئے راستے کھولتا ہے۔ کبھی خوابوں کے ذریعہ سے اور کبھی تبلیغ کے ذریعہ سے۔ کبھی کسی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں کوئی کتاب یا لٹریچر مل جائے تو اسے پڑھ کر۔ کبھی کوئی کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرتا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ ہیں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی حقیقی اسلام کا علم پا کر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے۔ پس اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 فروری 2017ء بمطابق 10 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ دنیا داری میں انسان ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ دنیاوی سامانوں کے حصول کے لئے ایک افراتفری پڑی ہوئی ہے، ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کو اور دین کو ایک ثانوی حیثیت دی جاتی ہے بلکہ ایسے دنیا دار ہیں اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی انکاری ہیں اور دین کو نعوذ باللہ ایک لغو چیز خیال کرتے ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تلاش میں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے دین کی تلاش میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو سچے مذہب اور دین کو پہچاننا چاہتے ہیں۔ سچے دین کی تلاش کر کے اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، بے چین ہوتے ہیں۔ اور یقینا جب ایک درد کے ساتھ نیک بندے اس کوشش میں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے، انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مختلف ذریعوں سے ان کی تسکین اور حقیقی دین کو سمجھنے کے سامان کرتا ہے۔ ان کے ایمان ویقین میں اضافہ کرتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو۔ اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مختلف طریق سے تڑپ رکھنے والوں کی سچائی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماضی بھی اور حال بھی ایسے واقعات سے بھرا پڑا ہے اور ہر روز دنیا کے کسی نہ کسی گاؤں، شہر اور ملک میں ایسے واقعات ہو رہے ہوتے ہیں جو نہ صرف ان نئے ہدایت پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنتے ہیں اور ان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں بلکہ پرانے احمدیوں اور پیدائشی احمدیوں کے ایمانوں کو بھی تازہ کرتے ہیں اور ان کے ایمانوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس وقت میں چند ایسے واقعات یا لوگوں کے تجربات بیان کروں گا کہ کس طرح خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے لوگوں کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ نیامینا ایسٹ ڈسٹرکٹ (Niamina East Dist.) کے گاؤں کی ایک خاتون سسٹر کانی فاٹی جن کی عمر 65 برس ہے گزشتہ دس سال سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور کہیں سے بھی ان کا علاج نہیں ہو رہا تھا۔ اس تکلیف کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھیں۔ علاج کے سلسلہ میں اپنے گاؤں سے دُور ایک جگہ ہے بن سنگ (Bansang)، اس علاقے میں گئیں جہاں اتفاق سے انہیں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سننے کا موقع مل گیا۔ موصوفہ جب اپنے گاؤں واپس آئیں تو خواب میں انہیں بتایا گیا کہ تم نے ٹی وی پر جس کو دیکھا تھا اسی کے پیچھے چلو کیونکہ وہ صحیح اور نجات کا راستہ تمہیں بتا رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اس خواب کے بعد بیعت کر لی۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کی دیر تھی کہ ان خاتون کی پاؤں کی تکلیف جاتی رہی اور اس وجہ سے ان کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا اور اب وہ سارے گاؤں میں تبلیغ کرتی ہیں۔ لوگوں کو بتاتی ہیں کہ کس طرح ان کی تکلیف جماعت احمدیہ میں شمولیت کی برکت سے دور ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے بھی جس کو اس کی نیکی پر بچانا ہوتا ہے یا کسی کی کوئی نیکی پسند آتی ہے تو اس کے لئے عجیب عجیب طریق سے ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ایک دنیا دار آدمی کہہ سکتا ہے کہ یہ گاؤں کی رہنے والی ایک جاہل اَن پڑھ عورت ہے۔ اس کے دل کا وہم ہو گا۔ لیکن جس کو اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت دے کر پھر اس میں مضبوط کرتا ہے وہ ایسے دنیا داروں کو جاہل سمجھتے ہیں۔

اسی طرح برکینا فاسو جو مغربی افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے۔ صحارا کے قریب ہے بلکہ کچھ حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس دُور دراز ملک میں رہنے والے ایک شخص کی اور صرف ملک ہی

دورنہیں بلکہ اس ملک میں بھی ایک چھوٹے سے قصبے میں یا گاؤں میں رہنے والے کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح رہنمائی فرمائی۔ اس بارے میں مبلغ انچارج نے لکھا کہ لیو (Leo) ریجن کی ایک جماعت کے ایک دوست سوادو (Sawadogo) صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد احمدیت قبول کی۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کا ریڈیو سنتے تھے اور اگر کوئی جماعت کا وفد ان کے گاؤں تبلیغ کرنے آتا تو گاؤں کا بااثر فرد ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ مَیں ان کا خوب خیال رکھتا اور تبلیغ کا اہتمام بھی کرواتا۔ احمدی نہیں تھے لیکن احمدیوں کے ہمدرد تھے۔ کچھ عرصہ بعد مولویوں کو اس بات کا علم ہوا تو یہ کہتے ہیں وہ مولوی میرے پاس آئے اور آ کر کہنے لگے کہ تم احمدیہ ریڈیو بالکل نہ سنا کرو اور نہ ہی احمدیوں سے میل ملاپ رکھو کیونکہ یہ تمہارے اسلام کو خراب کر دیں گے۔ کہتے ہیں کہ مولویوں کی باتوں کی وجہ سے مَیں نے احمدیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور احمدیہ ریڈیو سننا بھی بند کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سفر سے میں واپس آ رہا تھا تو نماز پڑھنے کی غرض سے ایک مسجد میں رکا۔ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا وہاں مسجد تھی۔ تو نماز شروع ہو چکی تھی اس لئے جلدی جلدی وضو کرنے لگا۔ اسی دوران ایک اور شخص مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ احمدیوں کا گاؤں ہے اور مسجد بھی احمدیوں کی ہے۔ کہتے ہیں یہ سنتے ہی میں سوچنے لگا کہ میں کہاں پھنس گیا۔ میں تو بڑی دیر سے ان کو avoid کر رہا تھا اور پھر میں آہستہ آہستہ وضو کرنے لگا کہ نماز ختم ہو تو اپنی علیحدہ نماز پڑھوں گا۔ بہرحال ان کو نماز تو وہاں پڑھنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی نیکی پسند آئی ہوئی ہو گی جو مجبوراً ان کو ہماری مسجد میں نماز پڑھنی پڑی۔ بہرحال کہتے ہیں اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے اور مَیں ہجوم کے اندر لوگوں کو ہٹا رہا ہوں اور ہٹا کر میں آگے جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں ایک شخص کھڑا ہے اور ہزاروں کا مجمع اس کے اردگرد کھڑا ہے۔ مَیں کسی شخص سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون شخص ہے جس کے اردگرد لوگ کھڑے ہیں۔ اس پر وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کی بات تمہیں سننی چاہئے مگر مولویوں نے تمہیں اصل راستے سے ہٹا دیا ہے۔ کہتے ہیں اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ مجھ پر اس خواب کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے احمدیوں سے دوبارہ رابطہ بحال کر لیا۔ پھر میں نے ایک دن مشن ہاؤس فون کر کے مربی صاحب کو کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مربی صاحب نے کہا کہ فلاں دن مشن ہاؤس آ جانا۔ کہتے ہیں جب میں مقررہ دن مشن ہاؤس پہنچا تو وہاں سب لوگ ٹی وی پر کچھ دیکھ رہے تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی آگے بڑھ کر ٹی وی دیکھا تو وہ منظر دیکھ کر میں حیران رہ گیا کیونکہ ٹی وی پر بالکل وہی منظر تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور پوچھنے پر مربی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب ہے اور ہمارے خلیفہ اس سے خطاب کر رہے ہیں اس پر مَیں نے مربی صاحب سے کہا کہ فوراً میری بیعت لے لیں۔ کہتے ہیں خدا کی قسم یہی منظر اور یہی شخص میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوف اب اپنے اہل وعیال سمیت احمدی ہو چکے ہیں اور گاؤں کے مزید افراد کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔

جو شخص اس طرح کے ذاتی تجربات سے گزرا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اس کو حاصل ہوئی ہو وہ یقیناً اپنے ایمان میں مضبوطی حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ مجھے کئی لوگ خط لکھتے ہیں کہ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے تسلّی پا کر اور نشان دیکھ کر بیعت کی ہے اور احمدیت کو قبول کیا ہے ہمارے ایمان کو کوئی بھی نہیں ہلا سکتا۔ ہمیں کسی مزید دلیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ بعض لوگ مخالفت میں اس حد تک ڈھٹائی پر اتر آتے ہیں کہ عقل کی بات سننا ہی نہیں چاہتے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو تکبر میں بڑھے ہوئے نہیں، جن میں کچھ حد تک انسانیت ہے بلکہ کہنا چاہئے یا بہت حد تک انسانیت ہے تو ایسے لوگ جو ہیں جن میں تکبر نہیں ہے اور انسانیت ہے ان کی پھر اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ اگر وہ اس رہنمائی سے فائدہ اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ سیریا کے ایک شخص کے ساتھ پیش آیا۔ پہلے تو وہ مخالفت میں بڑھا ہوا تھا لیکن پھر حقیقت پانے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کا خیال پیدا ہوا بلکہ خیال دلوایا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رہنمائی بھی حاصل ہوئی۔

احمد صاحب سیریا کے ایک شخص ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ میرے تعلقات تھے۔ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ باہر ملتے تھے یا میرے گھر میں بھی آ جاتے تھے۔ میں بہت ساری باتیں تو مانتا تھا لیکن سب باتیں ماننے کے باوجود وفات مسیح پر آ کر میں اٹک جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں ایک لمبے عرصے سے مسیح کے آسمان سے نزول کا منتظر تھا اور مسیح کے لشکر میں شامل ہو کر بیت المقدس کو آزاد کروانے کی دیرینہ خواہش لئے ہوئے تھا۔ وفات مسیح کے بارے میں سن کر میرے مزعومہ جہاد کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے۔ مسیح آسمان سے نہیں اترے گا تو میں جہاد کس طرح کروں گا؟ کہتے ہیں ایک روز میرے گھر میں بعض احمدی احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں معتز القزق صاحب بھی تھے۔ اس دوران جو وفات مسیح کے موضوع پر بات شروع ہوئی تو میں نے کہا کہ تم احمدیوں کو خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد وفات مسیح کے موضوع پر مجھ سے یا میرے گھر میں بات نہ کرنا۔ اس پر قزق صاحب نے کہا کہ میری بھی ایک درخواست ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے اس بارے میں رہنمائی کے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں ان کی یہ بات مجھے بڑی پسند آئی اور میں نے اسی شام سے خدا تعالیٰ کے حضور سجدوں میں رو رو کر دعا کرنی شروع کر دی۔ جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ میں کسی بلند مقام کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ راستے میں ایک بھربھری سی زمین کا ٹکڑا آتا ہے جس پر قدم رکھتے ہی احساس ہوتا ہے کہ یہ مجھے کسی گہری کھائی کی طرف دھکیل کر لے جا رہا ہے۔ اس پریشانی کے عالم میں ایک شخص مجھے کندھے سے پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ابوحسن (یہ احمد صاحب کی کنیت ہے) اب اس جگہ ہرگز نہ آنا اور یقین کر لو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ لو اب اپنے راستے پر چلتے رہو۔ کہتے ہیں جب میں بیدار ہوا تو اپنے احمدی بھائی سے فون کر کے کہا کہ میں نے معتز القزق صاحب کے پاس جانا ہے۔ پھر جب ہم دونوں معتز صاحب کے گھر پہنچے تو داخل ہوتے ہی دیوار پر لگی ایک تصویر کو دیکھ کر میں ٹھٹھک کر رہ گیا اور پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے کہا کہ میں ابھی بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کمرے کی دیوار پر لگی یہ تصویر اسی شخص کی تھی جس نے خواب میں مجھے کندھوں سے پکڑ کر دلدل نما مٹی سے نکال کر کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے دین کو سمجھنے اور سچائی کے پانے کے لئے راستے کھولتا ہے۔ کبھی خوابوں کے ذریعہ سے اور کبھی تبلیغ کے ذریعہ سے۔ کبھی کسی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں کوئی کتاب یا لٹریچر مل جائے تو اسے پڑھ کر۔ کبھی کوئی کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرتا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ ہیں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی حقیقی اسلام کا علم پا کر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔

بینن کے مبلغ سلسلہ نے لکھا کہ ایک علاقے کے چیف جو مشرک تھے ان کو تبلیغ کی گئی تو وہ احمدی ہو کر حقیقی اسلام پر عمل کرنے لگ گئے۔ جو دل شرک کی آماجگاہ تھا وہ خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بن گیا بلکہ اتنا ہی نہیں وہ علاقے کے مسلمانوں کو بھی حقیقی اسلام کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ جب ان کے علاقے میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا تو اس موقع پر انہوں نے جو خطاب کیا اس کا کچھ حصہ انہی کی زبانی بیان کرتا ہوں۔ وہ چیف جو مشرک تھے اور پھر جو مسلمان ہو گئے کہتے ہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ غیر احمدی جماعت احمدیہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی تو اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ایک سال پہلے تک مشرک تھا اور مشرکوں کا بادشاہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے میری سوچ کو بدل دیا اور اسلام کا صحیح چہرہ مجھے دکھایا تو میں اسلام میں داخل ہو گیا۔ اگر جماعت احمدیہ عیسائیوں اور مشرکوں کو اسلام میں لا رہی ہے تو تمہیں اس کی کیا تکلیف ہے۔ کہتے ہیں یہ مسجد تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ اللہ کی عبادت کے لئے اگر ایک عیسائی بھی اس مسجد میں آئے گا تو اس کو روکا نہیں جائے گا۔ تم لوگ مخالفت چھوڑو اور اندر آ کر دیکھو۔ یہاں صرف محبت، امن اور بھائی چارے کا سبق ملے گا۔ جماعت احمدیہ صرف اور صرف دنیا کی بھلائی چاہتی ہے۔ موصوف کہنے لگے کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں یہاں مسجد کے ساتھ ایک مکان بناؤں اور ہر آنے والے کو بتاؤں کہ جماعت احمدیہ ہی سچا اسلام ہے۔

ایک طرف تو وہ لیڈر علماء ہیں جو اسلام کے نام پر فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ تکبر کے مارے ہوئے ہیں۔ اپنی ذاتی اَناؤں کی وجہ سے مسلمان سے مسلمان کا خون کروا رہے ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کو کسی مشرک کی کوئی نیکی پسند آتی ہے یا اس پر فضل فرماتا ہے تو اسے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے دعویداروں کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم بتانے اور فتنہ و فساد سے بچنے کی تعلیم دینے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فعل جو اگر انسان عاجز ہو تو کس طرح اس پر فضل فرماتا ہے۔ لیکن اگر تکبر میں بڑھا ہوا ہے تو لاکھ وہ نمازیں پڑھنے والا ہے، دعائیں کرنے والا ہے، اپنے آپ کو نیک سمجھنے والا ہے، حاجی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں جب لوگ آتے ہیں اور حقیقی اسلام کا مزہ چکھتے ہیں تو پھر ان کی حالتوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کس طرح رہنمائی فرماتا ہے اور قربانی میں وہ کس طرح بڑھتے ہیں، اس بارے میں ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ کیمرون کے دورہ کے دوران ایک ریٹائرڈ فوجی نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس فوجی کا تعلق بیمون (Bamoun) قبیلے سے ہے جہاں کے سلطان گزشتہ سال (پچھلے سال انہوں نے لکھا تھا۔ یہ واقعہ دو سال پہلے کا ہے) جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس دفعہ جب کیمرون کا دورہ کیا تو ان صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے لئے جماعت کو ایک پلاٹ دینا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں میں اور صدر جماعت پلاٹ دیکھنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ انہوں نے اس پلاٹ میں ایک بیسمنٹ پہلے سے بنائی ہوئی ہے۔ وہاں تعمیر ہو رہی تھی اور بیسمنٹ بنی ہوئی تھی اور وہ بیسمنٹ کے اوپر مکان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ میرے والد

جو کہ وفات پاچکے ہیں وہ میری خواب میں آئے اور انہوں نے کہا کہ تم اس جگہ اپنا مکان نہیں بلکہ مسجد بناؤ۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ پلاٹ اور بلڈنگ جو میں نے شروع کی ہے وہ جماعت کے نام کردوں تا کہ جماعت اس جگہ مسجد تعمیر کر سکے اور یہ پلاٹ کافی بڑا تقریباً ہزار مربع میٹر ہے۔ انہوں نے پلاٹ کے کاغذات بھی جماعت کے نام کر دیئے ہیں۔ انشاء اللہ مسجد کی تعمیر ہو جائے گی۔

پھر ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ کس طرح اسلام کا درد رکھنے والے ایک دور دراز علاقے میں رہنے والے شخص کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کے رائج کرنے کے لئے ایک احمدی مبلغ کو اس کے پاس بھیجا۔ اس کو بیان کرتے ہوئے آئیوری کوسٹ کے ایک معلم ہیں وہ لکھتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ ابنگرو (Abengourou) ریجن کے ایک دور افتادہ گاؤں یاؤ کورو (Yadukro) سے سعید وصاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں اسلام ان کے دادا کے ذریعہ آیا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ لوگ اسلام سے دور ہو گئے یہاں تک کہ اسلام برائے نام رہ گیا جیسے عام مسلمانوں کا حال ہے۔ سعید وصاحب کہتے ہیں کہ میں اکثر دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ گاؤں کے لوگ اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ کہتے ہیں رمضان المبارک 2016ء کے آغاز میں یہ دعا کرتے کرتے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بہت درد سے میں نے دعا کی۔ اس کے ایک دو روز بعد ہی جماعت احمدیہ کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے اور جماعت کا تعارف کرایا۔ کہتے ہیں یہ بات میرے لئے بہت ایمان افروز تھی کہ ہمارے دور افتادہ گاؤں میں بھی کوئی داعی الی اللہ اس طرح اسلام کے احیائے نَو کا پیغام لے کر آیا ہے۔ مبلغ سلسلہ کے اس دورے کے دوران گاؤں کے 55/افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔ سعید وصاحب کہتے ہیں اس طرح جماعت احمدیہ کی بدولت آج ہم اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

ذرا غور کریں ایک طرف تو ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے لوگ ہیں جو دین کو بھلا کر دنیاوی چیزوں کے لئے بے چین ہیں اور دوسری طرف افریقہ کے علاقے میں ایک دور دراز گاؤں کا رہنے والا ایک شخص جس کے گاؤں تک پکی سڑک بھی شاید نہیں جاتی، جو دنیا کی آسائشوں سے بھی محروم ہے لیکن ایک تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تڑپ تڑپ کے یہ دعا کرتا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہاں ختم ہو رہی ہے کسی کو بھیج جو ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر دوبارہ قائم کرے، اس کے بارے میں بتائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مسیح محمدی کا ایک غلام اس علاقے تک پہنچتا ہے اور ان کو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے کیونکہ آج دنیا کو اگر کوئی حقیقی اسلام سکھا سکتا ہے تو وہی سکھا سکتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقت کو پہچانا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ کہنے کو تو بہت سے ادارے ہیں، بعض گروہ ہیں، تنظیمیں ہیں جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں، تبلیغی جماعت بھی ہے، لیکن تقریباً ہر ایک اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ مخالفت میں ایک دوسرے پر ہر وقت کفر کے فتوے دینے کو بھی تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کیا اسلام کی خدمت کرنی ہے؟ یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے۔ پس اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہمیں بیعت کے بعد کیسا ہونا چاہئے؟ کیا بننا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے''۔ (یعنی ان باتوں میں حصہ دار ہونا، ان برکات میں حصہ دار ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔) فرمایا کہ ''اُسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اس لئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ان کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا ضروری امر ہے۔'' فرمایا کہ ''...محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (یعنی مرشد) کے ہمرنگ ہو طریقوں میں اور اعتقاد میں۔'' (جس کو مانا ہے جیسا وہ ہے ویسے خود بننے کی کوشش کرو۔) فرمایا ''...عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے'' (کہ میں کس طرح زندگی گزار رہا ہوں۔)

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 5۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی ایمان وایقان میں بڑھائے۔ اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ ترقی کرنے والے ہوں۔ جو ایمان کی چنگاری اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں جلائی ہے، لگائی ہے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کے بعد وہ اس میں بڑھتے چلے جائیں۔ شیطان کبھی بھی انہیں ورغلانے والا نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔ اور ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے ایمانوں کو بڑھانے اور ہر وقت اس میں جلا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تعلق میں بڑھنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔ کبھی کوئی کسی نئے آنے والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے اور ہم ہمیشہ دنیا کو سیدھا راستہ دکھانے والے ہوں۔ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ ہم پرانے احمدی ہیں بلکہ بیعت کا مقصد پورا کرنے والے ہوں۔ دنیاوی سامان ہمارا مطمح نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اور ہم جلد از جلد حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلتا ہوا دیکھیں تا کہ دنیا کو بتا سکیں کہ تم جسے دنیا کے لئے نقصان دہ چیز سمجھتے ہو وہی حقیقت میں تمہارے لئے اور دنیا کے لئے نجات کا راستہ ہے۔

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 20

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 20

دنیا کے مسائل کے اسلامی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، اُن کا پیغام بہت ہی ضروری اور مناسب تھا۔ انہوں نے ان خدشات کو دُور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے اہم تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عظیم پیغام دیا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے جہاد کے موضوع پر بات کی۔ اس کا مطلب کوشش کرنا، دوسروں سے محبت کرنا، امن کو پھیلانا اور کمیونٹی کی مدد کرنا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا جب انہوں نے کہا کہ ہر ایک دوسروں کے لئے وہی چاہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

میں نے احمدیت کے متعلق اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اب خلیفۃ المسیح اور سارے لوگوں سے مل کر مجھے علم ہوا کہ احمدی بہت ہی پیار کرنے والے ہیں۔

☆ ریجائنا ملٹی فیتھ فورم کے چیئرمین گگن دیپ سنگھ صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے ان کا خطاب بہت پسند آیا۔ اس کا مرکزی نکتہ انسانیت سے تعلق رکھنے والے امور تھے، جو ہر مذہب کے عقائد کا حصہ ہیں۔ کئی مشترک باتیں ہیں مثلاً انسانیت کے لئے کام کرنا، غریبوں کے لئے کام کرنا، سکولوں اور ہسپتالوں کو قائم کرنا۔ ہمیں یہ سب کچھ کرنا چاہئے اور اسی بات نے مجھے گھائل کیا۔

☆ ایک سیاستدان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام نہایت مؤثر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈین اور Saskatchewan باشندہ ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ پیغام سننا چاہئے، اسے دل میں اپنانا چاہئے اور اس میں اطمینان محسوس کرنا چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم اس بات سے خوش ہیں۔ جو مسلمان Saskatchewan میں آئے ہیں، انہوں نے اپنی ثقافت ہمارے ساتھ share کی ہے اور یقیناً وہ ہمارے بہترین شہریوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی گورنمنٹ اور انتخابی نظام کے ساتھ وفادار ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کینیڈا اور Saskatchewan کا انتخاب کیا۔ میں ہمیشہ بہت خوش ہوتا ہوں کہ جماعت ہم سے رابطہ کرتی ہے اور Canada Day پر ہمیں مسجد میں بلاتی ہے۔ جب Saskatoon میں نئی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ بہت ہی مہمان نواز اور فراخ دل ہیں اور میں انہیں نہ صرف اپنے حلقہ بندی بلکہ اپنے دوست کہنے پر فخر محسوس کرتا ہوں اور اپنے تعلقات کو مزید بڑھانے کے لئے امیدوار ہوں۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا کہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک کمرہ میں موجود ہونا اور ان کے الفاظ کو سننا میرے لئے ایک اعزاز تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے صوبہ Saskatchewan میں بھی ویسے ہی حق ہیں جیسا کہ ساری دنیا میں ہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ یہاں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ہمراہ موجود ہوں۔

دنیا میں مثبت باتیں سننے میں نہیں آتیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اچھائی بھی موجود ہے۔ لیکن آج ان مثبت باتوں میں سے بعض ایسی باتیں سامنے آئیں جنہیں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام دل میں بیٹھ جانا چاہئے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

دنیا میں ہمیشہ ہی مشکلات رہیں گی اور ہر مذہب میں بھی مشکلات درپیش ہیں۔ جو بات مجھے نمایاں لگی، وہ یہ تھی کہ اگرچہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں بحران اور بے امنی ہے، وہ اس جماعت کی طرف سے نہیں جو آج یہاں موجود ہے۔ جس اسلام کو میں جانتا تھا وہ اس سے بالکل ہی مختلف ہے جس کا آج مجھے یہاں پتہ چلا۔ بدقسمتی سے دنیا کے ہر مذہب میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے مذہب کو ہتھیار بنا کر لڑائی جھگڑا اور فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو شدت پسندی ہے اور میرے خیال میں اتنی بھی نہیں جتنا خبروں میں اچھالا جاتا ہے۔

عموماً آج کا پیغام امید اور باہم اتحاد کا پیغام ہے۔

☆ ریجائنا شہر کے سٹی مینیجر Chris Holden میں Saskatoon سے آیا ہوں جو کہ ریجائنا سے تقریباً 250 کلومیٹر دُور ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ اتنی دور سے لوگ یہاں weekend پر کام کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ یہ بات اس صوبہ کے ابتدائی باشندوں کے نمونے کی طرح ہے، جو یکجا ہو کر مساجد تو نہیں بلکہ فارمز اور کمیونٹی سینٹرز اور سکول بناتے تھے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے بیان کیا: میں سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ میں نے ہر لفظ کو سنا اور اپنے دل میں بٹھایا اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ اگر ساری دنیا اس طرح ہوتی تو کیا ہی خوب دنیا ہوتی۔ میں ساری شام وہاں بیٹھ کر خلیفۃ المسیح کو سن سکتی تھی۔ مجھے جو بات بہت نمایاں لگی وہ یہ تھی کہ آپ کو اپنے ہمسائے سے محبت کرنی چاہئے اور یہ کہ اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو اتفاق سے ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنا بہت ہی ضروری ہے۔

حضور کا پیغام نہایت واضح، حقیقی اور دل سے نکلا ہوا پیغام تھا اور میرا خیال ہے کہ یہ پیغام ہر شخص کے دل میں بیٹھ گیا ہو گا جو وہاں کمرے میں موجود تھا۔ اور اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس تقریب میں شامل ہونا اور محض اس پروگرام میں شرکت کے لئے Saskatoon سے میرا یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: بہت ہی واضح، سچا اور حقیقی پیغام تھا۔ جس انداز سے خلیفۃ المسیح نے مسلم دنیا کے مسائل بیان فرمائے وہ میرے لئے حیران کن تھا۔ خلیفۃ المسیح کا محبت اور اپنائیت پر زور دینا، مسجد کی ضرورت کو واضح کرنا، اور یہ بتانا کہ مسجد کے دروازے ہر شخص اور ہر مذہب کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں، ان باتوں سے مجھے بہت تسلّی ہوئی۔ دنیا میں بہت ہی بدامنی رہی ہے لیکن ریجائنا میں بننے والی یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ اس تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت شاندار ہے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے نہ صرف Regina بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو متأثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں۔ جماعت احمدیہ بہت ہی مثبت، تعمیری اور اچھا کام کرنے والی ہے۔ یہ سوچ اور اس قسم کا کردار قوموں کو ترقی دینے والا کردار ہے جس کی بنیاد باہمی احترام اور تعلقات پر ہے۔ زندگی میں ہم سب مختلف کردار ادا کرتے ہیں لیکن ہم ایک کامیاب معاشرہ اور دنیا تبھی بناتے ہیں جب ایک دوسرے سے اتفاق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انسان قیمتی ہے اور ہم اکٹھے ہو کر ہی زیادہ مضبوط ہیں۔

☆ پروفیسر Brenda Anderson صاحبہ (University of Regina) بیان کرتی ہیں: مجھے یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی اور میں جماعت کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ Regina اور صوبہ کی کمیونٹی کے لئے آپ کے الفاظ سننے بہت ہی ضروری تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس خطاب نے بہت سے ایسے لوگوں کو آگاہ کیا ہوگا جنہیں اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں اور جنہیں شاید کچھ خدشات ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمیں جہاد کے متعلق بات کرنی پڑتی ہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھانا پڑتا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ لوگ امن کے پیغام کے ساتھ واپس گئے ہوں گے۔ پس میں جماعت کو اس سنگ میل پر مبارکباد دینا چاہتی ہوں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا: میں نے جماعت احمدیہ میں یہ بات دیکھی ہے کہ جوں جوں اس جماعت نے Saskatoon میں ترقی کی، اس نے مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں اور ان کو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج شدت پسندی اور دیگر خدشات پر روشنی ڈالی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو باقی دنیا میں ہو رہا ہے، اس کا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

Saskatoon میں جو درخت لگانے کے منصوبے بنائے گئے ہیں اور جس طرح ہم نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کمیونٹی کے کارکنان کے ساتھ مل کر کام کیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا مستقبل ہے اور اس معاشرہ کا عکس ہے جس کی میں امید رکھتا ہوں، جس میں مختلف مذاہب کے لوگ مشترک اقدار کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم تفرقہ کی بجائے متفق ہو کر زیادہ بہتر حال میں ہیں اور پھر ہم ایک دوسرے سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔

موصوف نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کو چھوٹے گروہوں نے بگاڑا ہے جس کی وجہ سے کئی کینیڈینز اور مغرب میں رہنے والوں میں الجھنیں پیدا ہوئی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے لوگوں کو جان کر میں نے سیکھا ہے کہ بھائی چارہ اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے، اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے سے ہمسایوں کی طرح پیش آنا چاہئے اور ہمسایوں کے ساتھ رشتہ داروں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ یا جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج فرمایا کہ دوسروں سے اسی طرح پیش آؤ جیسے تم چاہتے ہو کہ دوسرے تم سے پیش آئیں۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اور ہم سب کو اسے اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس عقیدہ پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس ہم سب کو محنت کر کے اس عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یہ جاننا کہ یہ تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا کی بنیادی تعلیم ہے اور ایمان کا لازمی حصہ ہے نہایت ہی اہم پیغام ہے۔

☆ ریجائنا کے سٹی کونسلر Bob Hawkins صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا خواہ کوئی کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خلیفہ نے محبت، رواداری اور احترام کا پیغام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔

میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب اس زمانہ میں نہایت اہم ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو فساد کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے ان میں سے بعض لوگوں نے اسلام کو فساد کرنے کا آلہ بنایا ہوا ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے واضح کر دیا کہ اسلام کا پیغام محبت اور لوگوں کے باہمی احترام کا پیغام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت ضروری تھا اور میں آپ کی ان باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆ ریجائنا کے ایک اور سٹی کونسلر Johnathan Findura صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب شاندار اور بہت ہی متأثر کن تھا۔ ہر ایک اس کو سمجھ سکتا تھا۔ اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں تھا۔ ہمیں اس طرح کے مزید خطابات سننے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ دلوں میں خوف پیدا کرنا چاہ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں کوئی خوف نہیں۔

خلیفۃ المسیح کا یہاں سفر کر کے تشریف لانا بہت ہی اہم موقع ہے۔ اس سے مسجد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور Regina کے لوگوں کی اہمیت بھی۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: آج مجھے حضرت عیسیٰؑ کی یاد آ گئی۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے محبت اور شرافت سے پیش آ سکتے ہیں۔ اگر ہم سچائی کی پیروی کر رہے ہوتے تو دنیا کتنی بہتر ہوتی اور ہم سب امن، اتفاق اور باہمی احترام کے ساتھ رہتے۔ جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ اس کے لوگ بہت ہی عاجز، ہمدرد، کمیونٹی کا خیال رکھنے والے اور اچھا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ میں عیسائی ہوں اور حضرت عیسیٰ کو مانتی ہوں اور حضرت عیسیٰؑ بھی ایسے ہی رہتے تھے۔ پس اگر ہم سب ان باتوں پر عمل کریں جن کا خلیفۃ المسیح نے ذکر کیا ہے تو دنیا بہترین جگہ بن جائے۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا: جس طرح خلیفۃ المسیح نے اسلام کے متعلق پائے جانے والے غلط تصورات دور فرمائے میں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں کیونکہ میڈیا میں انہیں منفی رنگ میں دکھایا جاتا ہے اور اسی طرح لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پتہ چلا کہ جو میڈیا بیان کرتا ہے وہ مکمل صورتحال نہیں ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ پس آج انہیں بنفس نفیس دیکھنا، ان سے مصافحہ کرنا اور یہاں میرا موجود ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل کوئی اچھی چیز نہیں ملتی۔ خبروں اور میڈیا میں تو منفی اور بری باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہا۔ آج کسی کو اچھی بات کہتے ہوئے سننا اور بھلائی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنا ایک تازہ ہوا کی طرح محسوس ہوا ہے۔

☆ اس صوبہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج اس صوبہ کے لئے ایک عظیم دن ہے۔ بے شک آج یہ کمیونٹی خوشی منا رہی ہے لیکن یہ خوشی ہمارے صوبہ کے لئے بہت بڑا دن ہے۔ ہمارا motto، کئی لوگوں کی طاقت سے ہے۔ آج اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ ہم اپنے اس motto پر عمل کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا پیغام جہاں ساری دنیا کے لئے ضروری ہے وہاں ہمارے لئے بھی بہت اہم ہے۔

کئی سال پہلے میرا جماعت سے تعارف ایک ایسے وقت میں ہوا جب Saskatchewan میں بہت بڑا سیلاب آیا اور ایک محلہ پانی کی وجہ سے بالکل الگ ہو گیا تھا اور دوسرے لوگ evacuation سینٹرز کی طرف جا رہے تھے۔ اس وقت جبکہ ابھی مدد کی اپیل بھی نہیں کی گئی، احمدی مسلمان کئی وینوں پر مدد کے لئے Saskatoon سے Regina آئے۔ وہاں ہماری بات چیت ہوئی اور یہ ان کے outreach کی بہترین مثال ہے کہ فوراً تعلق قائم ہو گیا۔ اس جماعت نے ایسے لوگوں کو اکٹھے ملا دیا جو شاید عام حالات میں نہ ملتے۔

مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب سمجھ آئی ہے کہ احمدی مسلمان اتنے پُرعزم کیسے ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ خطاب ساری دنیا میں نشر کیا گیا لیکن کاش کہ Saskatchewan میں ہر شخص اس کو دیکھ سکتا۔ آج خلیفۃ المسیح سے میں نے جو کچھ بھی سیکھا وہ حتی المقدور ہر ایک کو بتاؤں گا لیکن کاش کہ دوسرے لوگ بھی براہ راست خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن سکتے۔

شمالی امریکہ میں ہم کافی تفرقہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ امریکہ کے انتخابات سے بھی نمایاں ہے، جسے دیکھ کر ہمیں پریشان ہونا چاہئے، لیکن ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمارے صوبہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے خواہ لوگ یہاں نئے آباد ہونے والے ہوں، پرانے یورپین مہاجرین ہوں یا First Nations کے لوگ ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام نہایت ہی موزوں ہے۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ حضور جیسے بین الاقوامی لیڈر ہمارے صوبہ میں تشریف لائے۔

☆ Paul Merryman صاحب جو کہ سسکاٹون میں Legislative Assembly کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلّی اور تحمّل نظر آ رہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی باتیں سننا بہت ہی اچھا تجربہ تھا۔

سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اسی بات کا نام ہے۔ یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔

میرے خیال میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت مساجد بنائے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ Saskatchewan کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ اگر سب لوگوں کو ایک صحیح نکتے پر جمع کیا جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام کینیڈین خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا ایک بہت ہی پُرامن اور رواداری اختیار کرنے والا متحمّل ملک ہے۔ اور ہمیں اس پیغام کو، بطور کینیڈین، دوسرے ملکوں میں بھی پھیلانا چاہئے جس طرح ہمارے peacekeeper soldiers نے مشن کئے ہیں۔ انہیں اس رنگ میں بھی استعمال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں ہم ساری دنیا کے سامنے یہ بات پیش کر سکتے ہیں کہ ہمیں ان باتوں کو سیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے اور نہ صرف یہ، بلکہ ان پر عملی جامہ بھی پہنانا چاہئے۔

☆ ایگریکلچرل ریسرچر Claire Burkett صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جو بات لے کر جا رہی ہوں وہ حضور کی عاجزی اور ہمدردی اور مسلم مذہب کا تعارف ہے۔ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے اسلام کی سچی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔

خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سننا بہت ہی ضروری ہے۔ میں Saskatoon میں رہتی ہوں۔ میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے اور جماعت کے لوگوں سے ملی ہوں اور مجھے اب بہتر طور پر سمجھ آئی ہے اور میں گھر جا کر اپنی فیملی اور اپنے بہن بھائیوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کروں گی کہ ٹیلیویژن پر جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں، اُن سے ہٹ کر بھی بہت ساری باتیں ہیں۔

☆ Saskatchwean کے لیڈر آف دی آفیشل اپوزیشن Trent Weatherspoon صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک خوبصورت اور اہم اجتماع ہے۔ خلیفۃ المسیح کا نہایت طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدر مشترک باتوں کی نشاندہی کی اور ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدہ کو فوقیت دیتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچائی پر مشتمل بہت ہی ضروری پیغام تھا جس میں کافی معلومات تھیں تا کہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ خلیفۃ المسیح نے اُن اقدار کی نشاندہی کی ہے جن پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر Regina یا ہمارے صوبہ Saskatchewan کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔ جن اقدار پر عمل کرنے کا خلیفۃ المسیح نے ہمیں چیلنج دیا ہے، اگر ہم سب ان کے مطابق زندگی بسر کریں اور ان پر عمل کریں تو ہمارے ملک اور دنیا میں بہتری آئے گی۔

☆ ڈاکٹر فخری زل الحلیم جو University of Islamic Studies میں Saskatchewan کے پروفیسر ہیں، بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح نے جو

پیغام دیاوہ بہت اہم تھا۔ وہ دراصل انسانیت کا ہی پیغام دے رہے تھے جس کی ہمیں آجکل ضرورت ہے، خصوصاً مسلم کمیونٹی میں۔ ہمیں اختلافات کے باوجود اکٹھے مل کرکام کرنا چاہئے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ایک رعب دیکھا ہے۔

☆ ریجائنا پولیس سروس کے چیف Evan Bray صاحب جنہوں نے ایڈریس بھی کیا تھا اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک شاندار شام تھی۔ سب سے پہلے تو مجھے فخر ہے کہ Regina Police Service یہاں موجود تھی اور اس تقریب کا حصہ تھی۔ حضور نے نہایت تحمل سے اور دھیمے لہجہ میں لیکن پرشوکت انداز میں خطاب فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں (کی حدود) سے بالا ہے اور خواہ کوئی Regina شہر میں ہو یا کینیڈا کے ملک میں یا دنیا کی کسی بھی جگہ میں ہو، یہ پیغام سمجھ سکتا ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ ریجائنا اور کینیڈا کے لوگ اسلام کے سچے پیغام کو سنیں۔ اور یہی بات ہے جو ہمارے ملک اور صوبہ کو ممتاز بناتی ہے۔ ہماری کمیونٹی اس بات پر مبنی ہے کہ ایک دوسرے کی انفرادیت کو قبول کیا جائے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا: یہ امن، دوستی، محبت اور تفہیم کا عظیم پیغام تھا جس کی دنیا کو اشدّ ضرورت ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم سفیر ہیں، عظیم مقرّر اور ایک عظیم انسان ہیں۔ میں نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں تک پہنچے۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں شمالی امریکہ اور باقی دنیا میں مسائل پیدا کررہی ہیں۔ لیکن یہ پیغام بہت ہی واضح، آسان اور بہترین پیغام ہے جسے ہم سب کو سننا چاہئے۔ مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں جانتا ہوں کہ Regina کی مسلم کمیونٹی بہت ہی دوستانہ اور روشن خیال ہے اور ہماری شہری زندگی میں ہمیشہ اچھا کردار ادا کرنے والی ہے۔ خلیفۃ المسیح کے شخصیت میں ایک رعب اور دبدبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان میں جاذبیت بھی ہے۔ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں سننے کو دل چاہتا ہے۔

ہم خلیفۃ المسیح اور اسلام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔

☆ رومن کیتھولک پادری Glenn Zwimmer صاحب بیان کرتے ہیں: میں بہت عرصہ سے خلیفۃ المسیح کو سننے کے لئے منتظر تھا۔ میں کئی سالوں سے اُن کی بعض تحریرات پڑھ رہا ہوں اور تقاریر سنتا رہا ہوں خصوصاً پچھلے چند دنوں میں انٹرویوز بھی دیکھے ہیں۔ لیکن انہیں دیکھ کر مجھے اندازا ہوا کہ ان کا پیغام ایک حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا، لوگوں کے حقوق ادا کرنا اور لوگوں کا خیال رکھنا دراصل ایک عبادت ہے۔ پس مسجد عبادت کرنے کی ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب مل کر عبادت کرتے ہیں اور جہاں سے لوگوں کی خدمت کی جاتی ہے۔

ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو جتنا بھی سنیں، اتنا ہی کم ہے۔ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے بیان فرمائیں اور جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں خبروں میں دیکھتے ہیں وہ بالکل مختلف ہیں۔ لیکن عالمی امن کا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہماری انسانیت کا بنیادی جزو ہے۔ اور یہ مذہب سے بالا ہے۔ یہ قومیت، زمانہ اور جنس سے بالا ہے۔

☆ ایک مہمان Allan Kirk صاحب جو کہ sociologist ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس بات سے بہت متأثر ہوا ہوں کہ آپ کے خلیفہ نے نہایت توجہ اور یکسوئی سے عقائد کو پیش کیا۔ میرے لئے خاص طور پر تین پہلو بہت نمایاں تھے: پہلی بات یہ تھی کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے جو اختلافِ رائے کو قبول کرتا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے ذکر کیا کہ ملک میں نئے آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نئے ملک سے، اس کے لوگوں سے اور اس کے کلچر سے محبت کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں ہجرت کر کے یہاں نئے لوگ آرہے ہیں، یہ بات آئندہ نہایت اہم ہوجائے گی۔ کیونکہ باہمی اقدار کو اپنانا اور تفہیم بھی ضروی ہے۔ تیسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے بہت ہی واضح طور پر اُن مسائل کا ذکر کیا جو شدت پسند اسلام کی وجہ سے ہمیں درپیش ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی شدت پسندوں اور اسلام کی تشدّد پسند تشریح کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔

Regina کے لوگوں کے لئے اس نئی مسجد میں آنا اور اسے دیکھنا بہت ضروری ہے۔ میں خود اس میں نماز میں شامل ہونے کے لئے منتظر ہوں۔ میرے خیال میں اس رواداری اور باہمی تعاون کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

....

میڈیا میں دورہ کی کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریجائنا کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی و ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے شہر اور صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے:

☆ CTV News Saskatchewan جو کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے ان کی سسکاچوان اور نیشنل ٹی وی کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا تھا۔ اس حوالہ سے انہوں نے اسی روز شام کی خبروں میں اس کو دکھایا اور انفرادی انٹرویو مکمل شائع کیا۔ اس کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک خبر پہنچی۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز کینیڈا کا تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ دیکھا جانے والا نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انفرادی انٹرویو لیا جس کے کچھ حصے آن لائن نشر کئے۔ نیز انٹرویو کے ساتھ وڈیو کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا۔ نیز اس ٹی وی چینل نے Ramada Hotel میں مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی اور وہاں سے لائیو نشریات پیش کیں جس کے ذریعہ سے 60 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

☆ سی بی سی نیوز کینیڈا کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ٹیلیویژن نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے بھی اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور افتتاحی تقریب سے براہِ راست نشریات پیش کیں جو اڑھائی لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک پہنچیں۔

☆ ریجائنا لیڈر پورسٹ (Regina Leader Post) ریجائنا کا سب سے بڑا روزنامہ اخبار ہے۔ ان کا نمائندہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوا اور اگلے اخبار میں بھی اور آن لائب ویب سائٹ پر بھی ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ 2 لاکھ 35 ہزار سے زائد افراد خبر پہنچی۔

☆ CJME Radio 89 ریجائنا میں خبروں کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ نے ریڈیو کی ویب سائٹ پر آن لائن آرٹیکل شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا نیز مسجد کے افتتاح، پریس کانفرنس اور صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ دن بھر پریس کانفرنس کے مختلف حصہ ریڈیو پر نشر کرتے رہے جس کے ذریعہ دس ہزار سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ ریڈیو کینیڈا کے نمائندہ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی اس حوالہ سے ایک آن لائن آرٹیکل شائع کیا اور ریڈیو پر خبر نشر کی جس کے ذریعہ 2 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ CKRM 620 بھی ریجائنا کا مشہور ریڈیو سٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ایک آرٹیکل آن لائن شائع کیا اور دن بھر ریڈیو پر مختلف اوقات میں خبریں نشر کرتے رہے۔ یہ نشریات دس ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچیں۔

☆ اس کے علاوہ بھی بعض دیگر میڈیا کے outlets جن کے نمائندگان از خود تو اس موقع پر موجود نہ تھے لیکن انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ ان میں Brandon Sun اور Winnipeg Free Press شامل ہیں جن کے ذریعہ ایک لاکھ 22 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے کینیڈا کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی اور انہیں اسلام احمدیت کا تعارف ہوا۔

....

5 نومبر 2016ء بروز ہفتہ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ریجائنا (Regina) سے روانگی اور لائیڈ منسٹر (Lloydminister) میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے ہوٹل کی لابی (Lobby) میں تشریف لے آئے۔ جہاں ریجائنا جماعت کی عاملہ کے ممبران اور مختلف جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ درج ذیل آٹھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت ریجائنا
2۔ مجلس عاملہ انصاراللہ ریجائنا
3۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ریجائنا
4۔ مجلس عاملہ Winnipeg جماعت
5۔ مجلس عاملہ انصاراللہ Winnipeg جماعت
6۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Winnipeg جماعت
7۔ مسجد محمود تعمیراتی پراجیکٹ کی مینیجمنٹ ٹیم
8۔ مسجد محمود کی تعمیر میں کام کرنے والے والنٹیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت ریجائنا مرد و خواتین ہوٹل کے باہر جمع تھے۔ گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے Escort میں لائیڈ منسٹر کے لئے روانہ ہوا۔

پولیس شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کے ساتھ رہی۔ بعد ازاں موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔

پروگرام کے مطابق راستہ میں سسکاٹون (Saskatoon) شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام ہوٹل Comfort Suites کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔ قریباً 260 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد موٹروے پر سسکاٹون شہر کی پولیس موجود تھی جس نے قافلہ کو Escort کیا اور پولیس کا یہ اسکواڈ ہوٹل پہنچنے تک ساتھ رہا۔

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے پروگرام کے بعد تین بجکر پینتیس منٹ پر یہاں سے آگے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 235 کلومیٹر ہے۔

قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ لائیڈ منسٹر شہر کی حدود میں داخل ہوا تو موٹروے پر شہر کی مقامی پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escrot کرنے کے لئے موجود تھیں۔ یہاں سے پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Meridian Inn تشریف آوری ہوئی۔ جہاں نائب امیر کینیڈا عبدالباری ملک صاحب، مقامی صدر جماعت مکرم انور منگلا صاحب اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

لائیڈ منسٹر (Lloyd Minister) شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس شہر کا نصف حصّہ صوبہ البرٹا (Alberta) میں ہے اور دوسرا نصف حصہ صوبہ Saskatchewan میں واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 31 ہزار سے زائد ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2005ء میں اپنے دورۂ کینیڈا کے دوران 20 جون کو ایڈمنٹن سے سسکاٹون جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر بھی تشریف لے گئے

تھے اور قریباً چار گھنٹے یہاں قیام فرمایا تھا۔ جماعت نے یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک عمارت خریدی۔ جولائی 2014ء میں Land Title جماعت کے نام منتقل ہوا۔ مئی 2015ء میں تعمیراتی کام شروع کیا گیا۔ فروری 2016ء میں مسجد کی Renovation مکمل کی گئی۔

Renovation سے قبل جب دوسرے کنٹریکٹر سے تخمینہ لگوایا گیا تو چار لاکھ چالیس ہزار ڈالر تھا لیکن مسجد کی تعمیر میں رضا کاروں نے حصہ لیا۔ جس کی وجہ سے دو لاکھ ڈالر سے زائد رقم بچائی گئی اور دو لاکھ 40 ہزار ڈالر میں Renovation کا کام مکمل کرلیا گیا۔ لوکل جماعت کے رضاکاروں کے علاوہ سسکاٹون سے بھی کچھ خدام خدمت کے لئے آتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام مسجد بیت الامان رکھا۔ آج اس مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے پولیس Escort میں مسجد بیت الامان کے لئے روانہ ہوئے۔ دس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الامان تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔ بچوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مربی سلسلہ لائیڈ منسٹر طارق عظیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بارہ بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

حسن احمد، محمد طلحہ الھوال، تفرید احمد منگلا، عشیل حبیب قریشی، محمد روحان، ہاشم عیان شہزاد، عامر اختر مرزا، بازل احمد نبیل احمد ملک۔

ماہ نور ملک، مقیط بارون ملک، تحسین ناصر شیخ۔

حضور انور نے فرمایا یہاں کے بچوں اور بچیوں نے اچھا قرآن کریم پڑھا ہے۔ باقی جگہوں پر بھی ایسا ہی معیار ہونا چاہئے۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں جس کے ساتھ باقاعدہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

لائیڈ منسٹر میں حضور انور کے استقبال اور مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈمنٹن (Edmonton) سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ مسجد کا ہال مرد احباب سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین کے لئے مسجد کے قریب ہی ایک E.Slaird سکول میں ایک ہال حاصل کرکے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔

6 نومبر 2016ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الامان میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الامان کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب

آج مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے Agriculture Exhibition Association سنٹر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے مذکورہ Exhibition سنٹر میں آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے۔ جہاں درج ذیل مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

1۔ ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ Mrs. Colleen Young Saskatchewan
2۔ سابق ممبر پارلیمنٹ John Gormley
3۔ سابق ممبر پارلیمنٹ Jason Kenney
4۔ میئر لائیڈ منسٹر Gerlad Aalbers
5۔ پروونشل کورٹ جج Kim Young

ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔

اس موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔

مسجد نور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مسجد کا افتتاح 2008ء میں ہوا تھا اور کینیڈا کے سابق پرائم منسٹر Stephen Harper بھی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ زراعت کے حوالہ سے بھی بات چیت ہوئی کہ اس علاقہ میں کون کون سے فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

بعد ازاں بارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 49 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے ممبر، سابق ممبران پارلیمنٹ، میئر لائیڈ منسٹر، میئر نارتھ Battlefords، ڈپٹی میئر، کونسلرز، چرچ کے نمائندے، صوبائی کورٹ کے جج، ڈاکٹرز، Fire Chief اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عطاء اللہ علیم صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ محمد سلمان صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

تقریب میں شامل بعض معزز مہمانوں کے استقبالیہ ایڈریسز

☆ بعد ازاں لائیڈ منسٹر کے میئر Gerald Aalbers نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں بحیثیت میئر لائیڈ منسٹر کے سارے شہر کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی پچاس سالہ جوبلی اور یہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے آپ نے ہمارے ساتھ اچھا وقت گزارا ہوگا۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس شہر کو رونق بخشی۔ مجھے امید ہے کہ آپ لائیڈ منسٹر میں گزرے ہوئے وقت سے محظوظ ہوئے ہوں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ دوبارہ بھی یہاں تشریف لائیں گے۔

☆ اس کے بعد Legislative Assembly کی ممبر Collen Young صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے میں احمدیہ مسلم جماعت کی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے مسجد بیت الامان کے افتتاح پر دعوت دی ہے۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہے جہاں ہم دوسرے مذاہب کے ماننے والوں، سیاستدانوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس افتتاح کے موقع پر صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ BRAD WAL کی طرف سے آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ صوبہ Saskatchewan کی ایک صد گیارہ سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ لوگوں کو خوش آمدید کہنے والا صوبہ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاشرے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہمارے صوبہ کی بنیاد ہی مل جل کر کام کرنے اور ایمان داری، محنت، عزم اور جدّت پسندی جیسی اقدار پر رکھی گئی ہے۔ ہم امن سے محبت کرنے والے لوگوں کے طور پر جانے جاتے ہیں اور جہاں بھی مدد کی ضرورت ہو ہم پیش پیش ہوتے ہیں۔ اور احمدی مسلمانوں نے یہاں آکر ان اقدار کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ یہاں کے احمدی کس طرح خلیفۃ المسیح کی قیادت میں انسانیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: جماعت احمدیہ کی کئی چیزوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اور کینیڈا میں بھی بھوک کو ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے ذریعہ ایک ملین پاؤنڈ کا کھانا اکٹھا کیا گیا ہے اور مختلف فلاحی اداروں میں اس کو تقسیم کیا ہے۔ آپ لوگوں نے بہت سے اولڈ پیپلز ہومز (old people's homes) میں وقت گزارا ہے اور کئی ہسپتالوں میں خون کے عطیات دیئے ہیں۔ اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے ہائی وے کی صفائی کا بھی پروگرام کیا۔ آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں اسلام کی سچی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف مذاہب کی کانفرنس منعقد کیں۔

موصوفہ نے کہا: آپ کی جماعت جو کام کرتی ہے مجھے اس پر فخر ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی یہ کام اس شہر لائیڈ منسٹر اور صوبہ سسکاچوان میں کرتے رہیں گے۔ مجھے اس بات پر بھی بہت فخر ہے کہ اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک احمدی مسلمان، محمد فیاض صاحب، قانون ساز کمیٹی کے ممبر بنے ہیں جو آج اس پروگرام میں بھی شامل ہیں۔ فیاض صاحب میرے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسمبلی میں میری سیٹ کے ساتھ ہی بیٹھتے ہیں۔ یہ روزانہ بہت محنت اور ایمان داری سے کام کرتے ہیں تاکہ ریجائنا پاسکوئیل کے لوگوں کے لئے مزید بہتری پیدا کرسکیں۔

موصوفہ نے کہا: آج ہم کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کا 50واں سال منا رہے ہیں اور اس شہر میں مسجد کی تعمیر بھی اسی کا حصہ ہے۔ میں آپ کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مسجد میں جہاں لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرسکیں گے وہیں یہ مسجد تعلیم بھی مہیا کرے گی اور اس کے ذریعہ معاشرے کی خدمت کے کام بھی ہوں گے۔

موصوفہ نے کہا: میں ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ اس شہر میں آئے اور روحانی لحاظ سے لوگوں کی رہنمائی کی۔ خلیفۃ المسیح کی یہاں تشریف آوری ہمارے شہر کے لئے بہت بابرکت ہے۔ یہاں سسکیچوان میں بھی ہم اسی تحریک کو اپناتے ہیں کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارا تعلق ہر مذہب اور ثقافت سے ہے۔ ہم متحد ہو کر ایک مضبوط صوبہ اور ملک بنا رہے ہیں۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا: آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب یہاں آئے اور آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں سسکیچوان کی حکومت کی طرف سے بول سکوں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

☆ بعد ازاں Jason Kenney سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے بسم اللہ الرحمان الرحیم اور السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو ایک مرتبہ پھر کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمارے ساتھ کچھ ہفتے کینیڈا میں گزار رہے ہیں جو کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کی جڑیں مزید مضبوط کرنے کا باعث بنے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو integration کے لئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس جماعت نے کینیڈا کے اندر کثرت کے ساتھ پائی جانے والی دیگر کیمونیٹیز کے باوجود اپنے مذہب اور اپنی شناخت کو قائم رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہتر طرح سے اسلام پر عمل پیرا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر کینیڈین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے یہ جماعت نئے آنے والوں کے لئے ایک بہت اچھی مثال ہے۔

موصوف نے کہا: شاید ہمارے بہت سے کینیڈین لوگوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی مختلف ملکوں میں روزانہ مخالفت کی جاتی ہے۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ اکثر احمدی مسلمان جو کینیڈا میں آئے ہیں وہ ریفیوجی بن کر آئے ہیں، اور ان میں کچھ تو پاکستان اور انڈونیشیا میں اور دوسرے ممالک میں سخت مخالفت جھیل کر یہاں کینیڈا پہنچے ہیں جو کہ بہت پر امن، خوشحال اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے احمدیوں اور کینیڈا کا آپس میں ایک پیار کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس موجودہ دور کی شدت پسندی کے مسئلہ کا تریاق ہے۔

موصوف نے کہا: احمدی خود شدت پسندی کا شکار ہیں لیکن اس کے باوجود اسلام کی ایسے رنگ میں تبلیغ

کرتے ہیں کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ کا نعرہ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہر قسم کی نفرت، فساد، تعصب اور شدت پسندی کا تریاق ہے۔ یہ جماعت اس نعرے میں سچے طور پر یقین رکھتی ہے اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں ثبوت بھی دیتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی کینیڈا کے لئے ایک خوش خبری کے طور پر ہے۔ لائیڈ منسٹر میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسی شخصیات بہت کم آتی ہیں۔ اس لئے یہ لائیڈ منسٹر کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میرے خیال میں تو یہ البرٹا اور سسکاچوان دونوں صوبوں کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے کینیڈا کو بہت کچھ دیا ہے۔ خدا آپ سب پر اور ہمارے ملک کینیڈا پر اپنی برکتیں اور فضل نازل کرے۔ آپ سب کا شکریہ۔

☆ اس کے بعد **میڈیا کے نمائندہ** John Gormeley **جو کہ** John Gormley Show **کے میزبان ہیں** نے اپنا ایڈریس پیش۔ ان کا یہ پروگرام بہت مشہور ہے اور سسکاچوان میں بڑی باقاعدگی سے ہر صبح دیکھا جاتا ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا: میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سسکاچوان کے ایک براڈ کاسٹر اور جماعت کے دوست ہونے کی حیثیت سے اپنی کمیونٹی کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا اعزاز ملا۔ اور کچھ دیر پہلے میں نے ایک دلچسپ نشان دیکھا کہ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کا سربراہ کھیتی باڑی کرنے والوں سے کھیتی باڑی کے بارے میں سوال کر رہا تھا۔ میرے خیال میں دنیا کا شاید ہی کوئی مذہبی لیڈر ایسا ہو جو لوگوں سے کھیتی باڑی کے مسائل مثلاً گندم اگانے وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرے۔

موصوف نے کہا: مجھے گزشتہ سال ٹورونٹو میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا تھا تب مجھے اندازا ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کے ساتھ کتنے اچھے تعلقات ہیں۔ Jasson Kenney نے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ جماعت کی دنیا کے مختلف حصوں میں مخالفت ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود احمدی اس ملک کے باسی ہونے کی حیثیت سے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔

موصوف نے کہا: پس اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے مَیں آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لائیڈ منسٹر کی طرف سے آپ لوگوں کو اس غیر معمولی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ان مہمانوں کے مختصر ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 بجکر 40 منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

اس خطاب کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج سہ پہر ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آج کی یہ تقریب کوئی سیاسی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے انعقاد کا مقصد دنیاوی معاملات پر بحث کرنا ہے۔ بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے جو ایک اسلامی جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی ایک مذہبی عبادتگاہ یعنی ’مسجد بیت الامان‘ کے افتتاح کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں اور دنیا کا مستقبل بتدریج غیر یقینی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سے ملکوں بالخصوص مسلمان ممالک میں تنازعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جسے ذرہ بھر بھی حالاتِ حاضرہ میں دلچسپی ہے وہ شاید مسلمانوں اور مساجد کے بارہ میں منفی تاثر ہی رکھتا ہو اور انہیں خوف وخدشہ کی نظر سے دیکھتا ہو۔ تقریباً ہر خبرنامہ میں قتل و غارت اور تشدد کی رپورٹیں آ رہی ہوتی ہیں کہ حکومتیں مقامی باغیوں سے لڑ رہی ہیں اور خانہ جنگی کی شکل میں گھناؤنے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔ یہ درندگی نہایت لرزہ انگیز اور انسانیت کے لئے شرم کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے موٹے اسلحہ کی بجائے نہایت خوفناک اور دہشتناک میزائل اور بھاری بم چلائے جا رہے ہیں اور فضائی حملے معمول بن چکے ہیں۔ شہر اور قصبے ملیامیٹ ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اَن گنت لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کو کھو چکے ہیں۔ میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس لئے یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے کہ بعض غیر مسلموں کے اندر خوف اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو یہ خدشات بڑھ رہے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت اور تعصب میں اضافہ نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان باتوں کی روشنی میں آپ کا ایک مسجد کی افتتاحی تقریب جو کہ خالصتاً اسلامی تقریب ہے میں شرکت کرنا آپ کی جرأت کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ اسلام انتہاپسندی یا شدت پسندی کا مذہب ہے۔ بلکہ آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے کہ مسلمان ممالک میں امن کے فقدان اور فساد کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ کو احمدی مسلمانوں سے مل کر پتہ چل گیا ہو گا کہ ہمارے عقائد اور اعمال تو مسلم دنیا میں ہونے والے ظلم اور ناانصافی سے کلیۃً منافی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قصبہ، شہر اور ملک میں رہنے والا ہر احمدی ہر قسم کی انتہاپسندی کی مذمت کرتا ہے اور چند مسلمان ملکوں میں ہونے والے فساد اور کشت وخون پر شدید غم اور دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خودکش اور دیگر سفاکانہ حملے دیکھتے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ اب مغربی ممالک میں بڑھ رہے ہیں تو ہمیں شدید دکھ ہوتا ہے۔ ہم تہہ دل سے اس ظلم و بربریت کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے برعکس سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض جو یہاں موجود ہیں یا بعض مقامی لوگوں کو اس مسجد کے کھلنے پر تحفظات ہوں باوجود اس کے کہ احمدی مسلمان فطرتی طور پر امن پسند اور روادار ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کے یہ تحفظات کچھ حد تک جائز ہیں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا آپ کی بے انتہا بہادری اور وسعت قلبی کی علامت ہے۔ آپ کے اس نیک اور قابلِ تعریف عمل پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میرے شکر کے یہ جذبات محض رسمی یا دکھاوا نہیں ہیں بلکہ یہ جذبات خالص اور میرے مذہب اور عقیدہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کا شکر گزار بننا وصلِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ شکر گزاری دراصل ایک حقیقی مسلمان کے لئے نہایت اہم اصول ہے اور اسلام کی کامل اور پرامن تعلیمات کی خوبصورت مثال ہے۔ مزید یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر ایک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ پس جہاں میرے یہ شکر کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ہیں وہیں یہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند تعارفی کلمات کے ساتھ میں آپ کے سامنے مساجد اور ان کے مقاصد کے حوالہ سے بات کروں گا۔ اسلامی عبادتگاہ کے لئے عربی لفظ مسجد استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معانی ایک ایسی جگہ کے ہیں جہاں لوگ مکمل انکساری اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ اگر کوئی شخص اس کسرِ نفسی کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جبکہ وہ اپنے آپ کو ایک انتہائی معمولی خیال کر رہا ہو تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے یا کسی دشمنی یا فساد کی وجہ بنے۔ ایک مسلمان جو اپنی نمازیں انکساری کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ ایک رحم دل، شفیق اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ہو گا اور غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں اور ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے والا ہو گا۔ اس لئے مساجد فتنہ وفساد کو پھیلانے کی بجائے لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت کے لئے عاجزی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ایک قوم کی (تمہارے ساتھ یہ) عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم زیادتی کرو۔ اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی سزا یقیناً سخت (ہوتی) ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ابتدائی مسلمانوں کو، جن پر نہایت سفاکانہ ظلم ہوئے، بے انصافی کا مرتکب ہونے اور ظالم لوگوں کے خلاف

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

ایک حد سے زیادہ تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے باوجود اس کے کہ اِن ظالموں نے مسلمانوں کو خانہ کعبہ جو کہ اسلام کی سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے ایک فقید المثال انصاف، رواداری اور برداشت کا معیار قائم کر دیا جس کے مطابق ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی تقویٰ، رحم اور نیک نیتی سے کام لیں جنہوں نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی مساجد سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم سورۃ النساء کی آیت میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار ہمسایوں اور بےتعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی)۔ اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ ہر موقع پر بہترین اخلاق اور اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ کریں۔ یہ آیت مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے وہ رنگ ونسل اور ذات پات سے بالا ہو کر پیار محبت سے انسانیت کی خدمت کریں اور اس کا دائرہ کار

قریبی عزیزوں جس میں ان کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب آتے ہیں سے شروع ہو کر غریب، ضرورتمند، یتامیٰ اور معاشرے کے دیگر محروم لوگوں تک جا پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ہمسایوں میں صرف وہ لوگ شمار نہیں ہوتے جو آپ کے قریب رہتے ہوں بلکہ بہت سے لوگ یعنی آپ کے ساتھ کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہی کہلاتے ہیں۔ پس اسلام میں محبت کا دائرہ لامتناہی ہے۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان کیونکر دوسروں نقصان پہنچانے یا معاشرہ میں بدامنی پھیلانے کی وجہ بن سکتا ہے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان ہرگز تکبر اور غرور کا شکار نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام کا طریق ہے اور یہ حقیقی مسلمان کا طریق ہے۔ جس کا مغز یہی ہے کہ اسلام ہر مسلمان سے تمام بنی نوع انسان کے لئے محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اسلام مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹے اور دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھے۔ مختصر یہ کہ ایک حقیقی مسلمان ایسا شخص ہے جو رحمدل اور غمخوار ہے اور ایک حقیقی مسجد ایسی جگہ ہے جو تمام انسانیت کے لئے امن اور تحفظ کا گہوارہ ہے۔ پس ان نیک اور کامل تعلیمات کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ ایک مسجد کو خطرہ یا خوف کی جگہ سمجھا جائے؟ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی مسلمان مساجد تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی دائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری مساجد اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری مسجدیں وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ہمارا دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم اپنے گردو پیش بسنے والوں کے ساتھ پیار، محبت ہمدردی کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہماری عبادتیں اور دعائیں بے معنی ہیں۔ چنانچہ اس تعلیم کی روشنی میں ہم معاشرہ کے کمزور اور غریب افراد کو بہترین مستقبل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طو پر افریقہ اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں جماعت احمدیہ مسلسل مقامی لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور مذہب، عقیدہ اور رنگ ونسل سے بالا ہو کر ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کر کے انہیں طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ یہاں مغربی ملکوں میں پانی کی اصل قدر کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہمارے نلوں اور ٹوٹیوں سے مسلسل پانی بہتا رہتا ہے۔ جب آپ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح پانی بھرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے سخت گرمی میں اپنے سروں پر رکھے کئی کئی میل پیدل سفر کرتے ہیں تو تب آپ کو اندازا ہوتا ہے کہ پانی دراصل کس قدر بیش قیمت نعمت ہے۔ اور وہ پانی جس کے لئے یہ بچے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں شاذ ہی صاف ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسا پانی آلودہ اور بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم ان لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے وہاں پانی کے کنویں اور نلکے لگاتے ہیں جو ان کی دہلیز پر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ یہ محروم لوگ جب پہلی مرتبہ پینے کا صاف پانی دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی ناقابل بیان ہوتی ہے۔ یہ بچے اپنے سروں پر مٹی کے برتن رکھ کر گھنٹوں چلنے کی بجائے اُن سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ہماری جماعت تعمیر کرتی ہے۔ ہم انہیں ان کے غربت کے طوق سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ یہ بچے بڑے ہو کر نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ اپنی قوم کی بھی خدمت کر سکیں۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں اور حاجتمندوں کی خدمت کر کے راحت اور سرور حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم ان محرومی کا شکار لوگوں کے کندھوں سے مایوسی کا بوجھ اتار کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے علاوہ یکسوئی سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس محدود وقت میں مَیں آپ لوگوں کو مختصراً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروا سکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے ان الفاظ کو سن کر آپ کی ڈھارس بندھی ہوگی۔ اگر کسی کے ذہن میں پہلے کوئی تحفظات تھے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب دور ہو چکے ہوں گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن کا مرکز ہے۔ آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ ہمارے ہمسائے اور معاشرے کے تمام افراد خود مشاہدہ کریں گے کہ یہاں کے مقامی احمدی دوسروں کو فائدہ پہنچانے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور میری دعا ہے کہ ہم کبھی کسی کو تکلیف یا دکھ دینے والے نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی اس پر عمل کریں گے اور بے غرض ہو کر کشادہ دلوں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج اس پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ختم ہوا۔ مہمانوں نے کھڑے ہو کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی، ہر ایک نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد یہ تقریب دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

(باقی آئندہ)______________

بقیہ خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 4

حقیقت بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلامِ صادق مبعوث ہوگا جو دونوں طرف کے لوگوں کے اعتراضات دُور کرے گا اور رہنمائی کرے گا۔ جو دنیا کو بتائے گا کہ مذہب دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ مذہب کا تو کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کے بندوں سے شفقت کی جائے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا پرچار کرتا ہے۔ اور اگر قرآن کریم اور احادیث کو دیکھیں تو یہی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہمیں نظر آتا ہے۔

پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ مذہب سے اگر صحیح طور پر فائدہ اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھو کہ مذہب ہے کیا۔ پھر اس بات کا ادراک حاصل کرو کہ مذہب کی ضرورت کیوں ہے۔ پھر ہمیں بتایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو یہ علم بھی حاصل کرو کہ اسلام کی صداقت باقی مذاہب پر کیا ہے۔ اگر اسلام کی صداقت پر یقین پیدا کر لو تو پھر اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرو جو اسلام اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے۔ اور اس بات کی بھی سمجھ ہونی چاہئے کہ اسلام صرف اپنے ماننے والوں سے مطالبے نہیں کرتا بلکہ دیتا بھی ہے اور اگر دیتا ہے تو کیا دیتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ زندگی بخشنے کا مقصد اسلام کس طرح پورا کر رہا ہے۔ روحانی زندگی کس طرح ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعہ کس طرح دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا چاہتا ہے۔

یہ تمام باتیں اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ مذہب کیا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور اس کا ایک قانون ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مذہب کہتے ہیں۔ اور یہ مذہب ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتا رہا اور پھر ناپدید ہوتا رہا اور پھر پیدا ہوتا رہا۔ مثلاً جیسا کہ تم گیہوں وغیرہ اناج کی قسموں کو دیکھتے ہو کہ وہ کیسے معدوم کے قریب ہو کر پھر ہمیشہ ازسرِ نَو پیدا ہوتے ہیں"۔ بیج ڈالا جاتا ہے، زمین میں بیج پڑتا ہے، ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بیج سے پودا نکلتا ہے پھر وہی دانہ بن جاتا ہے اور سینکڑوں دانوں میں بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ "اور بایں ہمہ وہ قدیم بھی ہیں ان کو نَو پیدا نہیں کہہ سکتے۔ یہی حال سچے مذہب کا ہے کہ وہ قدیم بھی ہوتا ہے اور اس کے اصولوں میں کوئی بناوٹ اور حدوث کی بات نہیں ہوتی اور پھر ہمیشہ نیا بھی کیا جاتا ہے۔"

(البلاغ۔ فریادِ درد، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 397)

یعنی آپ نے بیان فرمایا کہ تمام انبیاء ایک قسم کی تعلیم لاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی تعلیم ہوتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرو اور اس کے بندوں سے شفقت کی تعلیم۔ یہی سب انبیاء بیان کرتے رہے۔ حضرت نوح بھی، حضرت ابراہیم بھی، حضرت موسیٰ بھی، حضرت عیسیٰ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ لیکن جب سب دین بگڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر ایک کامل دین ہوا۔ تعلیم وہی تھی جس کو نئے سرے سے اور زیادہ نکھار کر پیش کیا گیا جس نے پھر ان بگڑے ہوئے دینوں کی اصلاح کر دی اور اس زمانے میں پھر آپ کے غلام کو بھیجا جو تجدید دین کر رہا ہے، اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو مذہب کا ہے جو خدا تعالیٰ کا قانون ہے جسے خدا زمین میں پھیلانا چاہتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کو تم نے کس طرح سمجھنا ہے کہ یہ کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مذہب کی جڑھ خدا شناسی اور معرفتِ نعماء الٰہی ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 281)

پس فرمایا اگر یہ باتیں حاصل ہو جائیں یا اس کو سمجھ آ جائیں کہ یہ کیا ہیں تو مذہب کی بھی سمجھ آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنی ضروری ہے۔ اس کوشش میں رہو کہ اللہ کیا ہے۔ اس کو پہچانو۔ اس کی جو نعمتیں ہیں ان کی معرفت حاصل کرنی ہے۔ ان پہ غور کرنا ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ ہیں۔ ان کو اس پودے کو پھیلانے کے لئے، پھولنے کے لئے اعمال صالحہ پیدا کرنے پڑیں گے تب اس کو وہ شاخیں لگیں گی اور پھر اس پر پھول لگیں گے۔ جو اعلیٰ اخلاق ہیں وہ اس کے پھول ہیں۔ اور جو روحانی برکات حاصل ہوں گی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پھر ایک خاص مقام حاصل ہو گا وہ اس کا پھل ہے۔ اس کی برکات پھر تمہیں ملیں گی۔ اور یہ ایسی باریک اور گہری محبت ہے جو بندے اور خدا میں پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن یہ پھل حاصل کرنے کے لئے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ نے فرمایا کہ روحانی تقدس اور پاکیزگی حاصل ہو گی تو تبھی تمہیں یہ پھل ملیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ نہایت درجہ قدوس ہے۔ وہ اپنی تقدیس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا اور چونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس واسطے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلے جن میں اس کی ہلاکت ہو۔ پس یہ اس کے جذبات ہیں جن کی بناء پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔" (ملفوظات جلد 10 صفحہ 427۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ تو مذہب کو بھیج کر انسانوں کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے نہ کہ فتنہ و فساد میں ڈالنا۔ جن کا تعلق حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ سے ہے وہ فتنہ و فساد کے قریب بھی نہیں جاتے۔ جب اس بات کی سمجھ آ جائے تو پھر انسان یہ سوال نہیں اٹھاتا کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے بلکہ وہ مذہب کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"یاد رہے کہ محض خشک جھگڑے اور سبّ وشتم اور سخت گوئی اور بدزبانی جو نفسانیت کی بنا پر مذہب کے نام پر ظاہر کی جاتی ہے اور اپنی اندرونی بدکاریوں کو دُور نہیں کیا جاتا اور اس محبوب حقیقی سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا اور ایک فریق دوسرے فریق پر نہ انسانیت سے بلکہ کتوں کی طرح حملہ کرتا ہے اور مذہبی حمایت کی اوٹ میں ہر ایک قسم کی نفسانی بدذاتی دکھلاتا ہے کہ یہ گندہ طریق جو سراسر استخوان ہے اس لائق نہیں کہ اس کا نام مذہب رکھا جائے۔"

کہتے ہیں مذہب جھگڑے پیدا کرتا ہے، فساد پیدا کرتا ہے۔ فرمایا کہ جھگڑے جو ہیں، گالی گلوچ جو ہے، ایک دوسرے پر بدزبانی کرنا جو ہے، یہ سب نفسانیت کی بناء پر ہیں مذہب کی بناء پر نہیں ہیں۔ یہ تو تمہاری اندرونی دل کی جو حالت ہے اس کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ تمہارا اپنے اس محبوب سے، اس خدا سے سچا تعلق نہیں ہے۔ اور اگر سچا تعلق ہے تو کتّوں کی طرح ایک دوسروں پہ حملہ نہ کرو، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو، بلاوجہ انسانوں کو معصوم جانوں کو مارو نہ معصوموں کی جانیں نہ لو۔

پھر آپ فرماتے ہیں : "افسوس ایسے لوگ نہیں جانتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل اور بڑا مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اندھے اور ناپاک فطرت رہ کر صرف متعصّبانہ جذبات کا نام مذہب رکھتے ہیں"۔ اپنے ذاتی جذبات ہوتے ہیں، مفادات ہوتے ہیں اور مذہب کا نام رکھ دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آجکل مسلمانوں میں سے بعض لیڈروں کی، علماء کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ "اور ایسے فرضی خدا کی حمایت میں دنیا میں بداخلاقی دکھلاتے اور زبان درازیاں کرتے ہیں جس کے وجود کا اُن کے پاس کچھ بھی ثبوت نہیں۔" جس میں مسلمان بھی شامل ہیں اور غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

"وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے۔ سہارا الگ ہُوا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصّب۔ اور حقیقی خداترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی جو افضل الخصائل ہے بالکل اُن کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اگر ایسے شخص کا اُن سے مقابلہ پڑے جو ان کے مذہب اور عقیدے کا مخالف ہو تو فقط اسی قدر مخالفت کو دل میں رکھ کر اس کی جان اور مال اور عزت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے متعلق کسی غیر قوم کے شخص کا کام پڑ جائے تو انصاف اور خداترسی کو ہاتھ سے دے کر چاہتے ہیں کہ اس کو بالکل نابود کر دیں"۔ انصاف ہی کوئی نہیں رہتا۔ غیروں کے ساتھ واسطہ پڑ جائے تو چاہتے ہیں ان کو ختم ہی کر دیں۔ یہ حال ہم آجکل علماء کا بھی دیکھتے ہیں۔ غیروں کی بات تو الگ رہی، مسلمانوں میں یہ حالت ہے۔ "اور وہ رحم اور انصاف اور ہمدردی جو انسانی فطرت کی اعلیٰ فضیلت ہے بالکل ان کے طبائع سے مفقود ہو جاتی ہے اور تعصب کے جوش سے ایک ناپاک درندگی ان کے اندر سما جاتی ہے اور نہیں جانتے کہ اصل غرض مذہب سے کیا ہے۔ اصل بدخواہ مذہب اور قوم کے وہی بدکردار لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت اور سچی معرفت اور سچی پاکیزگی کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور صرف نفسانی جوشوں کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ تمام وقت فضول لڑائی جھگڑوں اور گندی باتوں میں صَرف کرتے ہیں اور جو وقت خدا کے ساتھ خلوت میں خرچ کرنا چاہئے وہ خواب میں بھی ان کو میسّر نہیں ہوتا۔"

(نصرۃ الحق، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 28-29)

(باقی آئندہ)______________

ایم ٹی اے تبلیغ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے، 24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے"۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 376)

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

آصف محمود باسط۔لندن

قسط نمبر 8

جامعہ کے ساتھ نشست کی بات چل رہی ہے تو ایک اور بات جو ہمیشہ میرے لئے بہت ہی ایمان افروز رہی ہے، آپ کے ساتھ بھی بانٹنا چاہتا ہوں، کہ یہ دولت بھی بانٹنے سے بڑھتی ہے۔

یہ کلاسیں اکتوبر 2003ء میں شروع ہوئیں۔ ننّھے منّے بچے ان کلاسوں میں آنا شروع ہوئے۔ نہایت معصوم باتیں، معصوم سے لطیفے سناتے۔ حضور سنتے۔ خود بھی ان کی عمر کے لحاظ سے حضور انہیں لطائف سناتے۔ ان سے حروفِ تہجی کی باتیں کرتے۔ معصوم سی پہلیاں پوچھتے۔ ابھی خلافتِ خامسہ کا سورج طلوع ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے۔ جماعت احمدیہ کے وہ مخالفین جو خلافت رابعہ کے بعد جماعت کو معاذ اللہ بکھرتا ہوئے دیکھنے کے سپنے سجائے بیٹھے تھے، ابھی اپنے زخم چاٹ رہے تھے۔ خلافتِ خامسہ کے قیام کے ذریعہ خلافتِ احمدیہ کے استحکام کا نظارہ دیکھ کر ان کی زبانیں گنگ ہو کر رہ گئی تھیں۔ مگر ان کی مایوسی انہیں کھسیانی بلی کی طرح کھمبے نوچنے کی طرف لے گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کی گہرائی ابھی کسی پر بھی عیاں نہ تھی (سچ پوچھیں تو آج بھی اپنوں، غیروں بلکہ کسی پر بھی اس بلند و بالا، فلک بوس ہستی کے جوہر پوری طرح عیاں نہیں۔ یہ بات میں سب سے پہلے اپنے آپ کو شامل کر کے عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں)۔ تو دشمن اپنے چھوٹے پن کے اظہار میں حضور انور کی مختلف باتوں کو استہزاء کا نشانہ بنایا کرتے۔ کبھی آپ کے طرزِ تکلم پر ہنستے، کبھی آپ کے خطبہ پر باتیں بناتے اور پھر کلاسیں شروع ہوئیں تو ان کلاسوں پر بھی پھبتیاں کسنے لگے کہ جناب! آپ یہی کام کیا کریں کہ بچوں کو الف ب پ سکھایا کریں، اُمّت مسلمہ کی رہنمائی آپ کیا کریں گے۔ (نعوذ باللہ)۔

حضرت صاحب تو ایک چٹان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بہت کچھ باتوں کا تو مجھ آپ کو علم بھی نہ ہوگا، مگر جو میرا مشاہدہ ہے، اس کی بنیاد پر مجھے کہنے دیجیے کہ میں نے خود دیکھا کہ اس چٹان سے کئی منہ زور لہریں ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر پھوڑتی رہیں، مگر یہ چٹان خدا کی طرف سے اٹھائی گئی چٹان تھی۔ یہ ہر منہ زور لہر کو اپنے سینہ پر کھا کر نہ صرف قائم و دائم رہی، اَور ہے بلکہ اپنے پیچھے پھیلی آبادیوں کو بھی ان طوفانوں سے بچاتی رہی اور بچاتی ہے۔ مجھے حضور کے دل کا حال معلوم ہونے کا دعویٰ ہے، نہ یہ دعوی کسی کو زیبا ہے۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ؎

اس کی آنکھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے فرازؔ
رونے والوں کی طرح، جاگنے والوں جیسی

فرازؔ تو نہ جانے کس دنیوی محبوب کے لئے کس ادنیٰ محبت کے اظہار میں ایک بڑا شعر کہہ گیا۔ مگر مجھے یہ شعر ہمیشہ اپنے اور آپ کے اور ہم سب کے محبوب کے لئے موزوں نظر آیا۔ ہمیں تو کوئی تکلیف پہنچے، ہم فوراً اپنے اس محبوب کو لکھ بھیجتے ہیں یا زبانی کہہ دیتے ہیں۔ بچوں کی طرح جا کر کہہ دیا کہ فلاں شخص کی فلاں بات سے میرا دل بہت دکھا۔ فلاں مسئلہ درپیش ہے۔ فلاں بیمار ہے۔ فلاں پریشان ہے۔ مگر اس آدمی کے پاس تو کوئی دوسرا آدمی نہیں کہ جس کے پاس وہ اپنے درد و اَلم کی متاع گروی رکھوا کر سکون کی دولت لے آئے۔ یہ آدمی تو جاگتا ہے اور روتا اس رب کے حضور ہے جس نے اسے اپنی آخری جماعت کی امامت سپرد فرمائی ہے۔ تو حضور کو صرف اسی دشنام طرازی کا سامنا نہیں جو ہمارے سامنے انٹرنیٹ وغیرہ پر آجاتی ہے۔ حسد کی آگ میں جلتے دشمن اور منافقین تو جانے گمنام خطوں میں بھی کیا کیا کچھ لکھ بھیجتے ہوں گے۔ مگر یہ تیز گام آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔

سو مخالفین ان کلاسوں پر پھبتیاں کستے رہے اور حضور اپنے عظیم الشان کاموں کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ہفتے ان ننھے مُنّے بچوں کے ساتھ حروفِ تہجی اور ننھی منی پہیلیوں کی کھیلیں کھیلتے رہے۔

....

ایک گزشتہ مضمون میں خاکسار بڑی تفصیل سے عرض کر چکا ہے کہ ہم تو وہاں دیکھ ہی نہیں سکتے جہاں حضور انور کا دیدۂ بینا دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ بچے عمر کی منزلیں طے کرتے گئے۔ چھوٹے بچوں کی کلاس بستانِ وقفِ نو سے گلشنِ وقفِ نَو اطفال میں آگئے۔ پھر اور بڑے ہوئے تو گلشنِ وقفِ نو خدّام میں آ کر اپنے آقا کے حضور بیٹھنے لگے۔ پھر انہی میں سے کچھ طلبا جامعہ کے ساتھ نشست میں اپنے آقا سے فیض پانے لگے۔ یہی بچے جو اپنے آقا سے حروفِ تہجی سیکھا کرتے تھے اور اردو بمشکل بول پاتے تھے، اب ان نشستوں میں اپنے آقا کے ساتھ اردو میں ہمکلام ہوتے۔ انہی میں سے اکثر اردو میں تقاریر کرتے۔ سبھی اپنے آقا سے اردو میں سوالات پوچھتے اور اردو میں ان کے جوابات کو سمجھ جاتے۔ ان کی گفتگو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئی ایک خاص روشنی نظر آتی۔ یہ روشنی دیکھنے والے کی آنکھ تک پہنچتی تو اس روشنی میں حضورِ انور کی محبت اور توجہ کا رنگ سب رنگوں پر غالب نظر آتا۔

اسی روشنی کی ایک کرن نے ایک روز میرے دل کو بڑی شدت کے ساتھ چھو لیا۔ میں نے اجازت چاہی کہ ایم ٹی اے پر نوجوانوں کے لئے ایک ایسا پروگرام شروع کیا جائے جس میں طلبا جامعہ ان کے سوالوں کے جواب دیں۔ یوں نوجوان نوجوان سے بات کرے گا تو اچھا اثر ہوگا۔ حضور نے فی الفور فرمایا ’کرو! کس نے روکا ہے!‘

حضور کا ایسا جملہ جس میں بھرپور اجازت ہو ہمیشہ چھوٹی سی کوشش کو بھی بھاگ لگا دیتا ہے۔ تجربہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر کسی تجویز پر حضور کی طرف سے پوری خوشی نظر نہ آئے اس تجویز کو دُور سے سلام کر کے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہاں تک کہ یہ جملہ کہ ’ٹھیک ہے! کر کے دیکھ لو‘ یا پھر یہ کہ ’اچھا! چلو کر لو‘ بھی سرخ بتّی سے کم نہیں ہوتے۔ شروع شروع میں مَیں نے ایسے جملوں کو نارنگی بتّی خیال کر کے اس میں گزر کر دیکھا۔ یا حادثہ ہو جاتا ہے یا ہوتے ہوتے بچتا ہے۔ ہری بتّی صرف وہ شرحِ صدر ہے جو کسی خوش بخت تجویز پر، کسی خوش بخت لمحہ میں، اللہ کے خاص فضل کی جھڑی میں حضور کی چشمِ مبارک یا لہجہ مبارک سے محسوس ہو جائے۔

....

پس حضور انور کی اس منظوری کے ساتھ ہی اس پروگرام کی تیاری پر کام شروع کر دیا گیا۔ تیاری کے ساتھ ساتھ پروگرام کے نام کی تجویز پر بھی غور ہونے لگا۔ جس کے ذہن میں جو نام آیا، ہم لکھتے گئے۔ فہرست تیار ہو جانے پر تمام نام دورانِ ملاقات میں نے رہنمائی کی غرض سے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور انور نے Beacon of Truth کے نام کو منظور فرمایا۔

....

جس روز پروگرام کی ریکارڈنگ کا وقت آیا، ہم نے تین سٹول رکھے، پیچھے ایک خوش رنگ پردہ لٹکایا اور پروگرام ریکارڈ کر لیا۔ اس پروگرام کو منصور احمد کلارک صاحب (حال مربی سلسلہ لندن ریجن) نے پیش کیا۔ پروگرام کے شرکا میں ایاز محمود خان صاحب (حال مربی سلسلہ وکالتِ تصنیف لندن)، قاصد معین احمد صاحب (حال مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے) اور شہزاد احمد صاحب (حال مربی سلسلہ ریویو آف ریلیجنز) شامل تھے۔ یہ سب اس وقت جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا تھے۔

پروگرام کی ریکارڈنگ شروع ہونے لگی اور میں کنٹرول روم میں جا کر بیٹھا تو سکرین پر ان نوجوانوں کو دیکھ کر میری آنکھیں فرطِ جذبات سے ڈبڈبا گئیں۔ مجھے منصور کلارک کے وہ دن یاد آ گئے جب وہ ننھا سا بچہ تھا اور ہر کلاس کے لئے اپنی والدہ کے ساتھ برمنگھم سے سفر کر کے کلاس میں شامل ہونے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اردو پڑھنی نہیں آتی تھی اور ہر کلاس سے پہلے انگریزی حروفِ تہجی میں لکھی اردو زبان کی عبارت میرے ساتھ دہرایا کرتا۔ اس کی والدہ کلاس سے کچھ دن پہلے فون کر کے اپنی تشویش کا اظہار کرتیں اور کہتیں کہ اس کی تیاری اچھی نہیں ہے۔ پتہ نہیں بول بھی پائے گا یا نہیں، میں سوچ رہی ہوں اسے مسجد کے پاس کسی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرا دوں تا کہ وہاں رہ کر تیاری کر لے۔ قاصد معین کا بھی چہرہ نظروں کے سامنے گھوم گیا جب وہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں حضور کی کلاس میں بیٹھا تھا۔ ایک روز حضور نے ایک گروپ فوٹو میں سے بزرگان کی شناخت بچوں سے کروائی۔ ایک بزرگ کو کوئی نہ بوجھ سکا، مگر قاصد نے ہاتھ کھڑا کر کے بتایا کہ یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہیں۔ حضور نے اس ننھے سے بچے کی بات سن کر فرمایا تھا ’کمال کر دیا تم نے۔ تم نے کیسے پہچان لیا؟‘

آج یہ پودے جو حضور نے خود بوئے تھے، پھر انہی کلاسوں اور ملاقاتوں میں ان کی نشو ونما کی تھی، انہیں پالا پوسا تھا، آج اپنے دین کی خاطر اپنے سینہ پر ہر طرح کا وار سہنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ کہاں گئے وہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے؟ آج خدا کی قدرت نے ان شریروں کی منہ پر کیسا طمانچہ مارا۔ یہی بچے تھے نا جنہیں ایک درویش الف ب پ پڑھایا کرتا تھا؟ یہی تھے نا جو ایک صوفی منش کی پوچھی ہوئی سادہ سی پہیلیاں بوجھا کرتے تھے؟ یہی تو تھے جو اس کلاس کے بعد اس سادہ لوح، عظیم المرتبت ولی اللہ کی طرف سے دیئے گئے کھانے کے ڈبے اٹھا کر گھروں کو جایا کرتے تھے اور سارا گھرانہ اس کھانے کو تبرک سمجھ کر کھایا کرتا تھا؟ اس معصوم ادا پر بھی تو شریر طبع نادان استہزاء کیا کرتے تھے۔ مگر آج دیکھو کہ بقول شاعر ؎

اِن کو دعائیں خوب لگیں اپنے پِیر کی

اور تم اپنے زخم چاٹتے، کھمبا نوچتے ماضی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں کہیں کھو گئے۔ تمہیں تو تاریخ بھی یاد رکھنے پر تیار نہیں اور یہاں ہر دن تاریخ ساز ہوتا ہے اور ہر رات میں ایک نہیں کئی Beacon of Truth روشن ہوتے ہیں۔

....

خیر، پروگرام ریکارڈ ہوا۔ اس کی ریکارڈنگ حضورِ انور کی خدمت میں بغرضِ ملاحظہ و رہنمائی پیش کی گئی۔ حضور نے ازراہِ شفقت اس کی منظوری عطا فرمائی۔ مگر ایک اور مزے کی بات یہ ہوئی کہ میں ایک کام کے سلسلہ میں کیمبرج یونیورسٹی میں تھا۔ وہاں برادرم محترم ظہیر احمد خان صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کا فون آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ابھی کچھ دیر پہلے حضور انور سے ملاقات تھی۔ حضور انور نے انہیں بڑی محبت اور فخر سے ان نوجوانوں کی کاوش دکھائی۔ خود DVD لگائی۔ پھر یہاں وہاں سے چلا کر ان کی گفتگو دکھاتے رہے کہ یہ دیکھو ان بچوں نے کتنا اچھا کام کیا ہے۔ اسی سال ہماری ایم ٹی اے کا فورم ہوا تو اس میں بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے ایم ٹی اے کے بیرونِ ملک سٹوڈیوز کے نمائندگان سے خطاب فرماتے ہوئے اس پروگرام کا ذکر فرمایا اور بڑی محبت سے ان بچوں کے کام کو سراہا، کہ ایک نوجوان پریزینٹر بن گیا، باقی پینل میں بیٹھ گئے اور اشاعتِ دین کا کام شروع کر دیا۔ کیسی عجیب بات ہے۔ یہ تو حضور کا کرشمہ تھا۔ حضور اپنی کرشمہ سازی پر بھی اپنے غلاموں کو سراہتے جاتے ہیں۔

پھر 2012ء میں جامعہ احمدیہ یوکے کی پہلی کلاس فارغ التحصیل ہوئی۔ ان کی تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ ان میں بہت سے چہرے وہی تھے جو کبھی بہت چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے اور حضور کی کلاسوں میں پروان چڑھے تھے۔ حضور اپنے دستِ مبارک سے انہیں چاکلیٹ دیا کرتے تھے۔ کبھی لکھنے کے لئے قلم عنایت فرمایا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپیاں ان کو دیتے، انہیں پہننے کو کہتے، کبھی خود پہناتے اور کبھی یہ بھی فرماتے کہ یوں نہیں، یوں پہنتے ہیں۔ آج یہ بچے جن کی ٹوپیاں حضور سیدھی کروایا کرتے تھے، مربیان سلسلہ بن کر میدانِ عمل میں جانے کے لئے تیار تھے۔ آج حضور انہیں اپنے دستِ مبارک سے شاہد کی ڈگریاں عطا فرما رہے تھے۔

پھر اگلے سال 2013ء میں دوسری کلاس فارغ التحصیل ہوئی۔ ان کی گریجویشن کی تقریب میں بھی حضور تشریف لے گئے۔ اس روز بھی فارغ التحصیل ہونے والی کلاس میں بہت سے چہرے وہ تھے جنہیں دشمنانِ احمدیت نے انہی کلاسوں میں دیکھا ہوگا جن کا وہ استہزاء کیا کرتے تھے۔ عبدالقدوس عارف، مصوّر احمد شاہد، شہزاد احمد، عقیل احمد کنگ، قاصد معین احمد۔ ان سب کا خمیر انہی کلاسوں سے تو اٹھا تھا جہاں حروفِ تہجی اور ننھی منّی پہیلیاں اور دینی معلومات کے معصوم سے سوالات پوچھے جاتے تھے۔ یہی بچے کلاسوں میں اپنی معصوم سی آوازوں میں کبھی ترانے اور کبھی نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ میں تو ان سارے نظاروں کا ایک خاموش تماشائی رہا تھا۔ خوشی کے جذبات اگر مجھ تماشائی پر غلبہ کر رہے تھے تو اس سارے منظر نامہ کے سب سے اہم کردار کا دل اپنے رب کے حضور کس قدر شکر بجا لایا ہوگا۔ حضور کا دل تو باغ باغ ہو گیا ہوگا۔ مگر دینِ اسلام کی اس مضبوط چٹان پر جذبات کا اظہار بھلا کس نے دیکھا ہے۔ آج حضور انہیں میدانِ عمل کے اسرار و رموز سمجھا رہے تھے۔ انہیں فرما رہے تھے کہ قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا اور آیات کی تفاسیر سوچنا۔ کوئی نکتہ سوجھے تو خلیفۂ وقت کو لکھنا اور توثیق ہو جانے پر اسے عام کرنا۔ حضور تو گاؤں گاؤں کو ایک رازی بخشنے جا رہے تھے، انہی بچوں میں سے جن کی بچپن کی کلاسوں میں ہونے والی تربیت کو دشمن استہزاء کا نشانہ بنایا کرتا تھا۔ دشمن ہنستا تھا، اور تقدیر دشمن پر ہنستی تھی کہ تمہیں کیا معلوم کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کا کوئی کام بے سبب نہیں ہوتا اور کوئی کوشش

نامرادنہیں رہتی۔

آغاز میں تو دشمن اس بات پر بھی ہنسا کئے کہ زراعت کی تعلیم حاصل کرنے والے کو خلیفہ بنا لیا۔ وہ ہنستے رہے مگر اس بات کی رمز بھی ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام سمجھا گئے تھے۔ خدا نے اس دنیا کے لئے جسمانی اور روحانی دو نظام جاری فرما رکھے ہیں۔ مادی اور روحانی دونوں دھارے متوازی چلتے چلتے ہیں۔ جہاں جسمانی ضرورت کا سامان ہے، وہاں روحانی ضروریات کا بھی رب العالمین نے انتظام فرما رکھا ہے۔ جسم کی بھوک مادی اجناس سے مٹتی ہے تو روحانی بھوک اور پیاس کے لئے عبادت ایک غذا کے طور پر مہیا فرما دی ہے۔ سو زراعت کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں بیج بونے، اس کے اگنے، پھر کونپلیں نکلنے اور پھر پھل اور فصل کے تیار ہو جانے کا علم سیکھا اور سکھایا جاتا ہے۔ سو اس کا متوازی نظام عالم روحانی میں کس طرح چل رہا ہے، یہ ہمارے پیارے حضور کی کلاسوں نے ہمیں سمجھا دیا۔ ایک کلاس کے دوران جامعہ احمدیہ میں متعلم گیمبیا سے آئے ہوئے عبداللہ ڈِبا (مربی سلسلہ) نے حضور سے پوچھ بھی لیا کہ حضور آپ اب بھی زراعت سے شغف رکھتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ اب میری زرعی زمینیں اور میری فصلیں تم لوگ ہو۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں نے دیکھ لیا کہ روحانی علوم کے حصول کے لئے حضور نے بیج بوئے، پھر انہیں خوب سینچا، کلاسوں کے علاوہ ملاقاتوں میں ان کی نگہداشت فرماتے رہے، انہیں چھاؤں بھی دی اور دھوپ کی تمازت سہنے کے لئے تیار بھی کیا۔ پھر ایک روز یہ کھیتی تیار ہو گئی اور اب اس کھیتی سے لاکھوں کروڑوں لوگوں تک حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین۔ پھر زراعت کی تعلیم تو شاید اللہ تعالی نے یہی نکتہ سمجھانے کے لئے حضور کو دلائی۔ ورنہ ہم سب جانتے ہیں، ہم سب دیکھتے ہیں، ہم سب کا مشاہدہ ہے، ہم سب کا تجربہ ہے اور ہم سب قسم کھا کر یہ اقرار کرنے کو تیار ہیں کہ حضور انور کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں دنیا بھر کے علوم کی کنجی ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو کوئی سا ایک خطبہ سن لے، کوئی سی کلاس اٹھا کر دیکھ لے، دنیا کے سیاست دانوں اور دانشوروں سے گفتگو سماعت کر لے، پریس کو دیئے گئے انٹرویو بھی اب تو سب Youtube پر آ گئے ہیں۔ بس دیکھ لیں، ثبوت خود مل جائے گا۔

....

بات چل رہی ہے کلاسوں کی تو کلاسوں کی ایک اور قسم بھی ہے۔ یہ وہ ملاقاتیں ہیں جن میں مختلف علوم میں ریسرچ کرنے والے طلبا و طالبات حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ اب یہ کلاسیں بھی حضور انور کے دورہ جات کے شیڈول کا ایک حصہ بن چکی ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے محققین حضور کے سامنے اپنی تحقیق پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

ان ملاقاتوں کا بھی عجیب حال ہے۔ جب یہ سارے پروگرام حضور کے دورہ کے اختتام پر خاکسار کے پاس آتے ہیں تو مجھے سب سے زیادہ دلچسپی انہی ملاقاتوں میں ہوتی ہے۔ یہ میرے لئے ایک بے انتہا دلچسپ اور ایمان افروز ملاقات ہوتی ہے۔ کوئی شہد پر تحقیق کر رہا ہے، کوئی stem cell کی دنیا کے سربستہ راز دریافت کرنے نکلا ہوا ہے، کوئی آرکیالوجی کے ذریعہ زمین کے خزانے اگلنے کی پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہا ہے، کوئی کینسر کے موذی مرض کے علاج کی تحقیق میں کسی انتہا کی طرف جا نکلا ہے، کوئی الزائمرز کی جانگسل بیماری سے دنیا کو نجات دلانے کی دُھن میں ہے۔ سب ریسرچ کی اعلیٰ ڈگریاں لینے کے لئے ایم ایس سی، ایم اے، ایم فِل اور پی ایچ ڈی وغیرہ کی سطح پر تحقیق کر رہے ہیں۔ حضور بڑی دلچسپی سے ان کی باتیں سنتے بھی جاتے ہیں، ان سے سوالات بھی پوچھتے جاتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ انہیں بہت سی باتیں سمجھاتے بھی جاتے ہیں۔ مگر حضور کی گفتگو کا عالم یہ ہوتا ہے کہ گویا حضور ان تمام علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔ حضور انہیں ایسی بھی باتیں بعض اوقات بتاتے ہیں جس پر وہ کہتے ہیں کہ ابھی اس گوشے تک رسائی نہیں۔ یا یہ کہ معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ گوشہ بھی ہے اور ہنوز تشنۂ تحقیق ہے۔

ایک ملاقات میں مَیں نے اپنی حیرت کا اظہار کر ہی دیا۔ مگر سکون اور شانتی کے اس سمندر کے چہرے پر صرف اس خوشگوار مسکراہٹ کو پایا جو ہم سب کے دلوں کو زندگی بخشتی ہے۔ فرمایا انہی کی باتوں کو سن کر کچھ ذہن میں آجاتا ہے تو بتا دیتا ہوں۔ یا پوچھ لیتا ہوں۔ میں نے کون سا یہ سارے مضمون پڑھ رکھے ہیں۔ تھوڑا بہت ہی پتہ ہوتا ہے، اکثر وہی تھوڑا بہت بتا دیتا ہوں یا پوچھ لیتا ہوں۔

میں نے خاموشی سے یہ بات سن تو لی مگر ذہن میں سوال جُوں کا تُوں کھڑا تھا۔ پھر بات یوں سمجھ آئی کہ جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بچوں کی ایک معصوم بحث سن کر تربیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میاں نہ علم اچھا، نہ دولت اچھی۔ اللہ کا فضل اچھا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کی عاجزانہ راہوں کی طرح خدا کو یہ بات بھی ایسی پسند آ گئی کہ اس نے حضرت مسیح موعود کی خلافت کی مسند پر بٹھانے کے لئے جسے بھی چنا، اسے ذہین و فطین ہونے اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کر دینے والے وعدہ سے تبرک کا وافر حصہ عطا فرمایا۔ اگر خلافت واقعی خدا کی قدرت کا اظہار ہے، اور یقیناً ہے، تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ربِ کائنات کی قدرت اپنی جھلک ان کے ہر قول و عمل میں نہ دکھائے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

....

جب حضور نے خاکسار کو ازراہِ شفقت ایم ٹی اے کے پروگراموں کی ذمہ داری عطا فرمائی، تو ایک روز فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک ٹیم تیار کرو۔ حضور نے پرسیکیوشن پروگرام شروع کروایا، پھر اسے راہ ہُدیٰ میں تبدیل فرما دیا۔ پھر بیکن آف ٹروتھ شروع کروایا۔ پھر تاریخی حقائق بھی حضور انور نے ہی شروع کروایا اور پھر فقہی مسائل۔ یوں ایم ٹی اے کی سکرین پر ناظرین نے پروگراموں میں تدریجاً جو تنوع محسوس کیا، اس کا مختصر تذکرہ یہاں کئے دیتا ہوں، تفصیل آئندہ کے لئے اٹھا رکھتے ہیں (یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ایم ٹی اے کے کسی بھی پروگرام میں جہاں خیر کا پہلو ہے، وہ حضور کی عنایت سے ہے۔ کوتاہیاں سب ہماری ہیں)۔ غرض، حضور پروگراموں کے پودے لگاتے رہے اور ان کی تعداد بڑھتی گئی۔ ٹیم بنانے کا ارشاد اسی پس منظر میں ہوا۔

تب تک جامعہ احمدیہ یوکے کو شروع ہوئے چار برس کا عرصہ ہو چکا تھا۔ سب سے بڑی کلاس درجہ ثالثہ میں پہنچ چکی تھی۔ حضور سے اجازت چاہی کہ طلبا جامعہ سے مدد لے لی جائے؟ تو حضور نے بڑی محبت سے یہ اجازت عنایت فرمائی۔ انصر بلال انور صاحب (حال مربی سلسلہ جرمنی)، مصور احمد شاہد صاحب (حال مربی سلسلہ فن لینڈ)، عبدالقدوس عارف صاحب (حال مدرس جامعہ احمدیہ یوکے)، ایاز محمود خان صاحب (حال مربی سلسلہ وکالتِ تصنیف لندن)، جری اللہ خان صاحب (حال مربی سلسلہ جرمنی)، قاصد معین احمد صاحب (حال مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے)، محمد انس احمد صاحب (حال مربی سلسلہ سپین)، صباح الظفر صاحب (حال مربی سلسلہ جاپان)، مدبر دین صاحب (حال مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے)، مستنصر قمر صاحب (حال مربی سلسلہ نیوزی لینڈ)، رضا احمد صاحب (حال مربی سلسلہ لندن ریجن)، ظافر محمود ملک (مربی سلسلہ، ریویو آف ریلیجنز) وغیرہ رفتہ رفتہ اس ٹیم کا حصہ بنتے رہے۔ یہ سب اس وقت جامعہ کی مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

اِدھر ایم ٹی اے کے پروگراموں میں حضور کی توجہ اور نگرانی سے وسعت پیدا ہو رہی تھی، ادھر جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا ان کاموں کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور سنبھالنے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ اور یہ حضور کو معلوم تھا کہ کب کس پودے کی قلم کہاں سے نکال کر کہاں لگانی ہے۔ کب کہاں کی زرخیز مٹی، کس زمین پر بچھانی ہے تا کہ اور زمینیں بھی زرخیز ہوں۔ کون سے دریا سے نہر کدھر کو نکالنی ہے اور وہ کہاں کہاں سے گزر کر کن کن اراضی کو سیراب کرتی جائے گی۔ سو یہی طلبا جو حضور کی کلاسوں اور نشستوں اور ملاقاتوں سے فیض حاصل کرتے رہے، اب اس فیض کو عام کرنے لگے اور اللہ کے فضل سے جہاں جہاں ہیں، اسی فیض کو ہی عام کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ سطور لکھتے ہوئے بہت سے ننھے چہرے نظروں کے آگے گھوم رہے ہیں جو بہت چھوٹے ہوتے سے حضور کی کلاسوں میں حاضر ہو کر معصوم باتیں کرتے کرتے یوں پروان چڑھے کہ آج نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ سفیر الدین قمر (کیمرہ مین ایم ٹی اے)، توقیر مرزا (ایڈیٹر، ایم ٹی اے)، فائز احمد (آرکیٹیکٹ)، فاتح احمد (سول انجنئیر)، اظہار اشرف اور تصویر احمد (متعلم میڈیسن)، دانش احمد اور نہ جانے کون کون سے چہرے ہیں جن کو بہت چھوٹے ہوتے ہوئے ان مجالس میں حضور سے فیض پاتے دیکھا، اور پھر آج انہیں اس فیض کو عام کرتے ہوئے دیکھنے کی توفیق بھی مل رہی ہے۔

....

ان کلاسوں کا قریب سے مشاہدہ کرتے ہوئے چودہ برس کا عرصہ بیت گیا۔ کئی اسرار آج تک سمجھ نہیں آئے۔ پوچھنے کی مجال نہیں۔ حضور کی روزانہ کی ڈاک میں ہزاروں خطوط ہوتے ہیں۔ اچھے وقتوں میں وہ اضطراب کہ ابھی حضور کو خط لکھا جائے اگرچہ بہت خوش قسمت لوگوں کو میسر ہوجاتا ہے، مگر یہ اضطراب زیادہ تر پریشانی کے عالم میں انگڑائی لے کر اٹھتا ہے۔ سو حضور کی روزانہ کی ڈاک میں ذاتی مسائل مثلاً دادی اماں کا گر کر ہڈی تڑوا بیٹھنا، نانا ابو کو دمہ کا شدید دورہ، امتحانوں میں فیل ہو جانا، نوکری سے نکال دیا جانا، شوہر کے ظلم وستم، بیوی کا سخت نافرمان اور منہ پھٹ ہونا، کسی کے لاعلاج مرض پر ڈاکٹروں کا صاف جواب، ناہنجار اولاد کی بدتمیزی اور بے اعتنائی، غرض ہر طرح کے عجیب و غریب مسائل ہوتے ہیں۔ جماعت کی انتظامی ڈاک ہے تو اس میں کہیں مسجد بنتے بنتے اچانک حکومت کی طرف سے روک آ گئی ہے، کہیں مسجد کے لئے زمین خریدتے خریدتے مقامی لوگوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا ہے اور اب کام روکنا پڑا ہے، کہیں معصوم احمدیوں کو ناحق پولیس اٹھا کر لے گئی ہے اور انہیں فردِ جرم عائد کئے بغیر (یا بے بنیاد فردِ جرم عائد کرکے) قید و بند میں ڈال دیا ہے، اور یہ بھی کہ کہیں حضور کی پیاری جماعت کے ایک پیارے معصوم فرد کو صرف اس پاداش میں بیدردی سے شہید کر دیا گیا ہے کہ وہ اس زمانہ کے امام کو مانتا تھا۔

اب یہ اور ایسے کتنے ہی مسائل ہیں جو حضور کو صبح و شام گھیرے رہتے ہیں۔ یہی مسائل سنتے پڑھتے حضور کلاس پر تشریف لے آتے ہیں مگر چہرۂ مبارک پر ایک نورانی مسکراہٹ کھل کھیل رہی ہوتی ہے۔ دیکھنے والوں کو لگتا ہے کہ اتنی طمانیت تو تبھی ہو سکتی ہے اگر حضور کی آج کے دن کی کُل مصروفیت صرف یہی ہو کہ اس کلاس کو رونق بخشنی ہے، پانچ نمازیں پڑھانی ہیں اور بس۔ مگر دنیا کو کیا معلوم کہ یہ ہستی اس وقت دنیا کی مظلوم ترین ہستی ہے۔ اس ہستی کی محبت میں مبتلا لوگوں نے اپنے سب دکھ درد اسی ہستی کی جھولی میں لا گرائے ہیں۔ قضا اور امور عامہ کی کارروائیوں میں الجھا ہوا انصاف بلکہ احسان مانگ رہا ہے، کوئی دعا کی درخواست کر رہا ہے، کوئی خلافِ تعلیمِ نظامِ سلسلہ کام کر کے اب اس پر معافی کا طلبگار ہے۔ کسی کی غلطی پر حضور اس سے ناخوش ہوئے ہیں تو وہ معافی کا خواستگار ہے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ اسے کبھی معاف نہ کیا جائے ورنہ عدل پامال ہو جائے گا۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کے انتظامی مسائل بھی آپ ہی حل کر رہے ہیں۔ آخری منظوری کا کام اللہ نے آپ ہی کے سپرد کر دیا ہے۔ ہر فیصلہ کی ذمہ داری بھی خدا کے حضور خود ہی لینی ہے۔

آپ مسائل و مصائب کے اس چکر سے کچھ وقفہ لے کر باہر کلاس میں آئے ہیں۔ نماز پڑھانی ہے، اور پھر واپس اسی دنیا میں لوٹ جانا ہے۔ مگر جونہی کلاس کے لئے محمود ہال میں تشریف لائے، آپ کی مسکراہٹ نے ماحول کو روشن کر دیا۔ بیٹھ کر بچوں کی باتیں سن رہے ہیں، سوالات سن کر جواب عطا فرما رہے ہیں، کسی کو اس کے ابّا کے آپریشن کا پوچھ رہے ہیں کہ خیریت سے ہو گیا۔ کسی سے دریافت فرما رہے ہیں کہ امتحان ہونے والا تھا، کیسا ہوا؟ سردیاں ہیں تو کسی کا ملبوس دیکھ کر ازراہِ مزاح یہ بھی فرما رہے ہیں کہ سب ٹھٹھر رہے ہیں، تمہیں گرمی لگ رہی ہے؟۔ اس سب میں کلاس کے بچے اور ہم سب بھی محظوظ ہو رہے ہیں۔ کاش ہمیں ان خوشگوار لمحات میں یہ دعا ہمیشہ یاد رہ جایا کرے کہ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُس۔ اور کچھ نہیں کر سکتے تو اتنا تو کر لیں کیونکہ اللہ ہی ہے جو حضور کے دکھوں اور غموں کو ہلکا کر سکتا ہے۔ اور اللہ پر بھروسہ ہی ہے جو حضور کو یہ طاقت دیتا ہے کہ سمومِ غم اور مصروفیات کے ہجوم میں بھی ہماری دلداری، ہماری تعلیم و تربیت اور ہماری اصلاح کے لئے سامان پیدا فرماتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم آئندہ جب بھی حضور انور کو بالمشافہ دیکھیں یا ٹی وی پر دیدار کا شرف حاصل ہو، تو ان اشعار کا مضمون ذہن میں رکھ لیا کریں:

دعا کرو کہ سروں پہ رہے وہ ابر کرم
دلوں میں نور کی جو کھیتیاں اگاتا ہے
دعا کرو وہ شجر عمر بھر رہے قائم
وہ جس کے سائے میں ہر شخص چین پاتا ہے
دعا کرو کہ نہ آنچ آئے اس کے سر پہ کبھی
جو سب کو پیار سے اپنے گلے لگاتا ہے
دعا کرو وہ خزانہ کبھی نہ ہو خالی
جو غم نصیب غریبوں کے کام آتا ہے
دعا کرو کہ نہ گہنائے تا ابد وہ چاند
جو ظلمتوں میں دیئے پیار کے جلاتا ہے
دعا کرو کہ وہ پرچم سدا بلند رہے
خدا کے دیں کی طرف جو ہمیں بلاتا ہے

---------------(باقی آئندہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر205)

عنوانِ مذکورہ بالا کے تحت پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم و مخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

ذیل میں اگست کے مہینہ کے دوران پیش آمدہ بعض واقعات ہدیۂ قارئین ہیں۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اثرات

میرپورخاص سندھ؛15/اگست 2016ء: ایڈیشنل سیشن جج نے ایک احمدی مبلغ مسعود احمد چانڈیو کو سنائی گئی تین سال قید کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے ایک اور احمدی عبدالرزاق کو ایک ماہ قید کی سزا سنائی۔ یہ جج امتناعِ قادیانیت آرڈیننس تعزیراتِ پاکستان دفعہ 298-C کے تحت دائر کئے جانے والے ایک مقدمہ کی سماعت کر رہا تھا۔ دونوں احمدیوں کو گرفتار کر کے حیدرآباد جیل بھجوادیا گیا۔

یہ سال 2006ء کا واقعہ ہے جب میرپور خاص کی مقامی جماعت نے نومبائعین کی تربیت کی غرض سے دوروزہ ریفریشر کورس کا انعقاد کیا تھا۔ ملّاں کو اس کا علم ہوا تو اس نے پولیس کے ساتھ ساز باز کر کے ایک رپورٹ درج کروادی۔ اس مقدمہ کی کارروائی چار سال تک چلتی رہی اور 30/مارچ 2010ء کے روز میرپور خاص میں قائم عدالت کے سول جج نے تین ملزمان مسعود احمد چانڈیو، عبدالرزّاق اور عبدالغنی کو تین تین سال قید بامشقت کی سزا سنادی۔ اس کے چند ہفتے بعد 11/مئی 2010ء کے روز ایک اعلیٰ عدالت میں اپیل کرنے پر جج نے ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ اس ضمانت کے بھی چھ سال کے بعد ایک جج نے اس مقدمہ پر مذکورہ بالا فیصلہ سنا دیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف بنائے جانے والے بدنامِ زمانہ قوانین کے تحت ایک اور مقدمہ کا فیصلہ کر کے چند اور احمدیوں کو اسیرِ راہِ مولیٰ بنا دیا گیا۔

سرگودھا پولیس کا افسوسناک 'کارنامہ'

سرگودھا پنجاب؛ 28/ جولائی 2016ء: پولیس نے ضلع سرگودھا میں واقع چک نمبر 32 شمالی کی احمدیہ مسجد سے کلمہ طیبہ اور مقدّس عبارات کو مٹادیا۔

مورخہ 27/جولائی 2016ء کے روز پولیس کا ایک اسٹیشن ہاؤس آفیسر اپنے سب انسپکٹر اور کچھ کانسٹیبلز کے ساتھ گاؤں میں آیا اور یہاں کے احمدیوں سے ان مقدّس عبارات کو مسجد سے مٹانے کا کہا۔ احمدیوں کا جواب یہی تھا کہ اُن میں اتنی جرأت نہیں کہ ان مقدّس تحریرات کو مٹائیں۔ ہاں البتہ پولیس کے نمائندے یہ کرنا چاہیں تو باوجودیکہ یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہوگی احمدی قانون کے پاسدار ہونے کے ناطے ان کے راستہ میں حائل نہ ہوں گے۔ یہ تمام عبارات مسجد پر چائنا پلیٹس پر لکھی گئی تھیں۔ چنانچہ پولیس والوں نے ایک سیڑھی پر ایک بندے کو چڑھایا اور اسے ایک ایک کر کے یہ تمام ٹائلز توڑنے کا عندیہ دیا۔ پولیس کے مطابق انہیں یہ حکم پولیس کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کی طرف سے موصول ہوا تھا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ پولیس والے گاؤں میں یہ کام کرنے کے لئے آچکے تھے لیکن گاؤں کے غیر احمدی باسیوں نے ان سے واضح طور پر کہا تھا کہ احمدیہ مسجد پر لکھی جانے والی یہ اسلامی مقدس عبارات ان کے لئے قابلِ اعتراض نہیں۔ لیکن اس بار معلوم ہوا ہے کہ ملّاں کے ایک وفد نے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سے ملاقات کر کے اس سے اس کارروائی کا مطالبہ کیا جس کے بعد ڈی پی او نے یہ کام کرنے کا حکمنامہ جاری کیا۔

اسلام آباد میں ختمِ نبوّت کانفرنس کا احوال

اسلام آباد: روزنامہ دنیا نے اپنی 26/اگست 2016ء کی اشاعت میں گولڑہ شریف میں ہونے والی انٹرنیشنل ختمِ نبوّت کانفرنس کی رپورٹ شائع کی۔ گولڑہ شریف پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے نواحی علاقہ میں شامل ہے۔ ذیل میں اس کانفرنس کی رپورٹ سے بعض نکات درج ہیں۔

''اسلام آباد (اپنے رپورٹر سے) ... گولڑہ شریف میں منعقدہ 116 ویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا، قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی سمیت انہیں کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے، قادیانی غیرمسلم اقلیت ہیں جن کے ساتھ رشتے ناطے حرام ہیں ان کو اسلامی شعائر کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس سلسلہ میں آئین پاکستان کی متعلق دفعات کو سختی سے نافذ کیا جائے، نصاب تعلیم میں عقیدہ ختم نبوت کو حصہ بنایا جائے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہی اتحاد امت کا مرکزی نقطہ ہے۔

... گولڑہ شریف میں منعقدہ 116 ویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی صدارت پیر سید غلام معین الحق گیلانی نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن، وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات احسن اقبال (پاکستان مسلم لیگ ۔ ن) ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری، قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر جاوید مرتضیٰ عباسی، مسلم لیگ ن کے رہنما کیپٹن (ر) محمد صفدر، مفتی حنیف قریشی، مولانا غلام محمد چشتی سمیت ملک بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام مشائخ عظام نے خطاب کیا۔

پیر سید غلام معین الدین گیلانی نے کہا کہ حکومت پاکستان شناختی کارڈ کی طرح پاسپورٹ میں بھی عقیدہ ختم نبوّت کے اعلان و اظہار کی شرط عائد کرے،...؛

ایک طرف حکومتِ وقت مذہبی شدّت پسندی کے سدِّ باب کے لئے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کروانے کا دم بھرتی ہے اور دوسری جانب سیاسی اور مذہبی حلقہ جات سے ہی لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی جھوٹے طور پر نفرت پھیلانے کے پراپیگنڈا کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ انتظامیہ کا تعاون بھی حاصل ہے۔

نفرت اور شر انگیز پراپیگنڈا

لاہور؛ 4/ اگست 2016ء: روزنامہ انصاف کی 4/اگست 2016ء کی اشاعت میں ریاض چوہدری کی طرف سے لکھے جانے والے ایک کالم 'قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں'۔ جماعت احمدیہ سے واقفیت رکھنے والے ہر خاص و عام کو یہ کالم پڑھ کر اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ سراسر جھوٹ اور افترا اور شرّ انگیزی پھیلانے کی نیّت سے تحریر کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ آج کسی مقرر، کسی اینکر، کسی کالم نگار، کسی 'عالم دین' کو اگر سستی اور جلدی شہرت چاہئے تو اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دے۔ احمدیوں کو غیر مسلم، کافر، پاکستان کے غدار اور دشمن کہنا کوئی نئی بات نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایسے تیسرے درجے کے غیر تحقیقی اور غیر مناسب کالم پاکستان میں سڑکوں پر بکنے والے اخبارات میں شائع ہوتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کے امن اور بھائی چارے اور اسلامی اقدار پر مشتمل مضامین پر مبنی اخبارات و رسائل پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے دفاتر میں بغیر کسی عدالتی اجازت نامہ کے انتظامیہ ازخود غیر قانونی طور پر داخل ہو کر قرآنِ کریم کے نسخہ جات کی بے حرمتی کرتی ہے۔ کون اسلام کا خدمتگار ہے اور کون اسلام کا دشمن؟ فیصلہ منصف قاری از خود کرسکتا ہے۔

'تحفّظ ختمِ نبوّت اور استحکامِ پاکستان'!

اگست 2016ء: ایک عرصہ سے ملّاں اس بات کا اعلان کرتا آیا ہے کہ وہ تحفظ ختمِ نبوّت کے لئے جدوجہد کر رہا ہے جو اسلام کا بنیادی عقیدہ اور اساس ہے۔ نیز یہ کہ وہ معاشرہ میں کسی قسم کی نفرت اور شر انگیزی کا باعث نہیں بنتے۔ جبکہ آئے دن وہ پاکستان بھر کے شہروں اور محلّوں میں جلوس نکالتے دکھائی دیتے ہیں جس میں شریف النفس احمدیوں، ان کے بزرگان اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف گندے نعرے اور گالیاں اور جھوٹ پر مشتمل اشتعال انگیز تقاریر کی جاتی ہیں۔ نتیجۃً کہیں کوئی جذباتی شخص اٹھ کر کسی احمدی کو شہید کر دیتا ہے، کسی کے کاروبار کو لوٹ لیا جاتا ہے اور گلی محلے میں آتے جاتے آوازے کسنا تو معمولی سی بات سمجھا جاتا ہے۔

لاہور میں 'تحفظ ختمِ نبوّت اور استحکامِ پاکستان' کے نام پر ایک ریلی نکالی گئی جس میں اس کے سرکردہ سربراہان نے تقاریر کیں۔ اس ریلی کی رپورٹنگ 'روزنامہ اوصاف' کی 15/اگست 2016ء کی اشاعت میں شائع کی گئی۔ اس رپورٹ کے نیچے لاہور میں واقع مسجد الشہداء میں 'جماعت الدعوۃ' کی طرف سے ہونے والی ایک کانفرنس کی رپورٹنگ بھی موجود تھی۔ اس کانفرنس میں خطاب کرنے والے مولوی تحفظ ختمِ نبوت کے جلسوں جلوسوں میں بھی باقاعدگی کے ساتھ تقاریر کرتے ہیں۔ جماعت الدعوۃ کی شہرت کے بارہ میں کون بے خبر ہے۔

ملّاں الیاس چنیوٹی ممبر پنجاب اسمبلی پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ نے بیان دیا کہ قادیانی پوری امّت مسلمہ کے مشترکہ دشمن ہیں۔ ہمیں ان کا سر کچلنا ہوگا۔ قادیانیوں کی غیر قانونی عبادتگاہوں کو سیل کر دینا چاہئے۔

احمدیہ مسجد کی مرمّت کے کام میں رکاوٹ

گھٹیالیاں کلاں، ضلع سیالکوٹ: گھٹیالیاں کلاں میں واقع احمدیہ مسجد کو مکمل طور پر مرمّتی کام کی ضرورت تھی۔ ابھی یہ کام جاری ہی تھا کہ مخالفین کی مخالفت کی وجہ سے اس کام کو روکنا پڑا۔ چھت پر ڈالے جانے والے لکڑی کے بالے بھی اب بہت بوسیدہ ہو چکے تھے، چنانچہ اسی رقبہ میں ایک کمرہ کی تعمیر کر کے نماز سینٹر کے طور پر اس میں نماز ادا کی جانے لگی۔ چند ہفتے قبل اس جگہ پر مٹی ڈلوائی جارہی تھی کہ پولیس بعض معترضین کے ہمراہ وہاں آن پہنچی اور احمدیوں کو کام روکنے کا کہہ کر یہاں کے صدر جماعت کو پولیس اسٹیشن حاضر ہونے کا عندیہ دے کر چلتی بنی۔

احمدی دکاندار کی تکلیف

موضع اسلام آباد ضلع جھنگ: احمدیوں کو اس گاؤں میں بہت زیادہ مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک ملّاں عمر شہزاد نے اپنی مسجد منہاج القرآن سے احمدیوں کی مخالفت کی ایک 'تحریک' شروع کر رکھی ہے۔ یہ شرّ پسند احمدیوں کو بالعموم جبکہ اس گاؤں کے رہائشی محمد فیروز (احمدی) کو بالخصوص اپنی تقریروں میں مخالفت کا نشانہ بناتا ہے۔

اس ملّاں نے اپنے 29/ جولائی کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی زہر آلود زبان استعمال کی۔ اس نے محمد فیروز کا نام لیتے ہوئے مسجد میں موجود لوگوں سے عہد لیا کہ وہ ان کی دکان کا مکمل بائیکاٹ کریں گے اور اس سے کوئی خریداری نہیں کریں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ محمد فیروز کی دکان پر لکھے گئے ان کے نام میں سے محمد کے لفظ کو مٹا دینا چاہئے۔ اس نے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمدی کافر ہیں۔

یاد رہے کہ محمد فیروز کی دکان کو مخالفین نے 1974ء میں بھی نذرِ آتش کر دیا تھا۔

پولیس کی ناجائز پشت پناہی

سرگودھا؛11/اگست 2016ء: پولیس کی پشت پناہی میں مخالفینِ احمدیت نے پولیس اسٹیشن سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں چک نمبر 46/شمالی کے نو عدد احمدیوں کے خلاف درخواست دائر کر دی۔ اس درخواست میں لکھا گیا کہ مذکورہ بالا احمدیوں نے اپنی عبادتگاہ میں محراب اور مینار تعمیر کر رکھے ہیں۔

قانون کے مطابق احمدیوں کو اپنی مساجد میں محراب اور مینار تعمیر کرنے کی ممانعت نہیں۔ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295-B (امتناعِ قادیانیت آرڈیننس) کے تحت احمدیوں کو اپنی مساجد کو 'مساجد' کہنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے یہ درخواست قانونی لحاظ سے بے بنیاد ہے اور شریف النفس اور پُرامن احمدیوں کو ڈرانے دھمکانے اور ان کو تنگ کرنے کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت شریر اور فتنہ پرور ملّاؤں اور ان کے ہمنواؤں کے شر سے بچنے کے لئے احبابِ جماعت پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں مظالم کا شکار معصوم احمدیوں کو خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ

وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ہمدردیٔ مخلوق

آنحضور ﷺ نے اپنی جامع اور خوبصورت تعلیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ کی کہ ہر انسان کی جان، مال اور عزت کی حرمت قائم فرمادی۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں آنحضور ﷺ کی بے لَوث ہمدردیٔ مخلوق کے بارہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس کے پہلے حصہ کی تلخیص گزشتہ شمارہ میں ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی زینت بنائی گئی تھی۔

❁ آپؐ فرماتے تھے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔

❁ رسول کریمؐ کو امت کے کمزور طبقہ کا اتنا خیال تھا کہ قربانی کی عید پر دو موٹے تازے مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امّت کے ہر اس فرد کی طرف سے ذبح کرتے جو توحید اور رسالت کی گواہی دیتا ہے، دوسرا مینڈھا اپنے اہل خاندان کی طرف سے ذبح فرماتے۔

❁ ایک غریب شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مَیں تو مارا گیا۔ ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کربیٹھا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ایک گردن آزاد کردو۔ کہنے لگا، مجھے اس کی توفیق کہاں!۔ فرمایا: پھر مسلسل دو مہینے کے روزے رکھو۔ کہنے لگا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادو۔ اس نے کہا یہ سب میری استطاعت سے باہر ہے۔ دریں اثناء کھجوروں کی ایک ٹوکری رسول اللہ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپؐ نے اس مفلوک الحال سائل کو بلوایا اور وہ ٹوکری اس کے حوالے کرکے فرمایا یہ صدقہ کردو۔ وہ بولا مدینہ کی بستی میں ہم سے غریب اَور کون ہے جس پر یہ صدقہ کروں۔ رسول کریمؐ اُس کے اِس جواب پر خوب مسکرائے اور فرمایا اچھا پھر یہ کھجوریں خود ہی لے لو۔

❁ ایک بار رسول اللہ کی خدمت میں ایک غریب قوم (مضر قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے۔ ان کی بھوک اور افلاس کی حالت دیکھ کر رسولؐ اللہ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ آپؐ گھر تشریف لے گئے۔ پھر باہر آکر بلالؓ سے کہا کہ ظہر کی اذان دو۔ آپؐ نے نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور اُن کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ لوگوں نے دینار، درہم، کپڑے، جَو اور کھجور وغیرہ صدقہ کیا یہاں تک کہ غلّے کے دو ڈھیر جمع ہوگئے۔ جنہیں دیکھ کر آپؐ کا چہرہ خوشی سے دمک اُٹھا۔

❁ نبی کریم ﷺ غرباء کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہر کمزور اور ضعیف آدمی جنتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرماتے کہ وہ دعوت بہت بری ہے جس میں صرف امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو شامل نہ کیا جائے۔ ایک روز نماز کے لئے جاتے ہوئے آپؐ ایک غلام بچے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپؐ نے اسے فرمایا تم ایک طرف ہوجاؤ میں تمہیں کھال اُتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ تب آپؐ نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے بچے! کھال اس طرح اتارتے ہیں۔ پھر آپؐ نے جاکر نماز پڑھائی جبکہ دوبارہ وضو نہیں فرمایا۔

❁ حضرت ربیعۃ الاسلمیؓ کہتے ہیں مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک روز آپؐ نے پوچھا کہ ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک تو مجھے بیوی کے نان و نفقہ کی توفیق نہیں اور دوسرے مَیں یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور مصروفیت مجھے آپؐ کی خدمت سے محروم کردے۔ آپؐ خاموش ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر فرمایا: ربیعہ! شادی کیوں نہیں کرلیتے۔ مَیں نے وہی پہلے والا جواب دیا مگر اس وقت میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آپؐ دنیا اور آخرت کے مصالح مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس لئے اب اگر آئندہ مجھ سے شادی کے بارہ میں پوچھا تو میں کہہ دوں گا کہ حضور کا حکم سر آنکھوں پر۔ اگلی مرتبہ جب حضورؐ نے شادی کے بارہ میں تحریک فرمائی تو مَیں نے کہہ دیا کہ جیسے حضورؐ کا حکم ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم انصار کے فلاں قبیلہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ رسول اللہؐ نے مجھے آپؐ کے پاس بھیجا ہے کہ اپنی فلاں لڑکی کی مجھ سے شادی کردیں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہؐ اور آپؐ کے نمائندے کو خوش آمدید!... انہوں نے میری شادی کردی اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ کوئی تصدیق وغیرہ طلب نہ کی کہ واقعی تمہیں رسول اللہؐ نے ہی بھیجا ہے۔ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں واپس لَوٹا تو غمزدہ سا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ربیعہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ایک معزز قوم کے پاس گیا۔ انہوں نے میری شادی کی۔ عزت افزائی اور محبت کا سلوک کیا اور مجھ سے کوئی ثبوت تک نہ مانگا۔ اِدھر میرا حال یہ کہ میرے پاس تو مہر ادا کرنے کو بھی پیسے نہیں۔ آنحضورؐ نے بُریدہؓ اسلمی کو حکم دیا کہ حق مہر کے لئے گٹھلی برابر سونا جمع کرو۔ انہوں نے تعمیلِ ارشاد کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اب ان لوگوں کے پاس جاؤ اور یہ مہر ادا کردو۔ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے بہت خوشی سے اسے قبول کیا اور کہا کہ یہ رقم بہت کافی ہے۔ میں پھر رسولؐ اللہ کی خدمت میں پریشان ہوکر واپس لوٹا۔ آپؐ نے فرمایا ربیعہ اب کیوں پریشان ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اس خاندان جیسے معزز لوگ میں نے نہیں دیکھے۔ میں نے انہیں جو مہر دیا انہوں نے خوشی سے قبول کیا اور مجھ سے احسان کا سلوک کیا مگر میرے پاس اب ولیمے کی توفیق نہیں۔ آپؐ نے پھر بریدہؓ سے فرمایا اس کے لئے بکری کا انتظام کرو۔ انہوں نے میرے لئے ایک بڑے صحتمند مینڈھے کا انتظام کردیا۔ رسول اللہ نے فرمایا عائشہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ غلے کا ایک ٹوکرا دے دیں۔ میں نے حسبِ ارشاد جاکر عرض کردیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ ٹوکرا ہے جس میں (نو صاع تقریباً 30 کلو) جَو ہیں۔ خدا کی قسم! ہمارے گھر میں فی الوقت اس کے علاوہ اور کوئی غلّہ نہیں، بس تم لے جاؤ۔ مَیں یہ لے کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عائشہؓ نے جو کہا تھا وہ بھی عرض کردیا۔ آپؐ نے فرمایا اب یہ غلّہ اپنے سسرال لے جاؤ اور انہیں کہو کہ کل اس سے روٹی وغیرہ بنائیں۔ میں غلہ اور مینڈھا لے کر گیا اور میرے ساتھ اسلم قبیلے کے کچھ لوگ بھی تھے۔ ہم نے انہیں کھانا تیار کرنے کے لئے کہا۔ وہ کہنے لگے کہ روٹی ہم تیار کروادیں گے، جانور آپ لوگ ذبح کرلیں۔ چنانچہ ہم نے گوشت تیار کرکے پکایا اور اگلی صبح مَیں نے گوشت روٹی سے ولیمہ کیا اور رسول اللہ کو بھی دعوت دی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آنحضور ﷺ نے مجھے کچھ زمین عطا فرمادی۔ کچھ زمین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دے دی پھر تو فراخی ہوگئی۔

❁ نبی کریمؐ کبھی کسی سائل کو ردّ نہ فرماتے اور حسبِ توفیق و موقع جو میسّر ہوتا عطا فرماتے۔ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپؐ مجھے کچھ عطا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا ’’سردست تو میرے پاس کچھ نہیں البتہ کل ایک کشادہ منہ والی شیشی اور ایک درخت کی شاخ بھی لے آنا۔ اگلے روز وہ شخص یہ دونوں چیزیں لے کر آیا۔ نبی کریمؐ اپنے بازوؤں سے پسینہ جمع کرکے اس شیشی میں اکٹھا کرنے لگے یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہنا کہ جب خوشبو لگانا چاہے تو یہ شاخ شیشی میں ڈال کر اس سے خوشبو استعمال کرلے۔ چنانچہ وہ گھرانہ جب یہ خوشبو استعمال کرتا تو اہل مدینہ اسے بہترین خوشبو قرار دیتے۔ یہاں تک کہ اس گھرانے کا نام ہی ’’بہترین خوشبو والوں کا گھر‘‘ پڑ گیا۔

❁ رسول کریمؐ نے ایک دفعہ ایک حدیث قدسی بیان فرمائی جس سے خلقِ خدا سے ہمدردی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ فرمایا ’’اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! مَیں بیمار تھا، تُو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! مَیں کیسے تیری عیادت کرتا تُو تو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تُو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس موجود پاتے۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا اور تُو تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تُو اُسے کھانا کھلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ بندہ کہے گا میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تُو ربّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے ایک بندے نے پانی مانگا تھا تُو نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تُو اُسے پانی پلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔

❁ رسول کریم ﷺ خدمت خلق کے کاموں میں اپنے اصحاب کا جائزہ لیتے رہتے تھے تاکہ اُن میں یہ جذبہ بڑھے۔ ایک روز آپؐ نے پوچھا: آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا: آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا جی۔ پھر فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں کسی نے شرکت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے توفیق ملی۔ رسول کریمؐ نے پوچھا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: انہیں یہ سعادت بھی ملی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ’’یہ سب باتیں جس نے ایک دن میں جمع کرلیں وہ جنّت میں داخل ہوا‘‘۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خود ایک یتیم تھے مگر لاوارث یتامیٰ و ایامیٰ کے والی اور محافظ بن کر آئے تھے۔ آپؐ نے قرآنی تعلیم کے ذریعہ ان کے حقوق نہ صرف قائم کئے بلکہ معاشرہ سے دلوا کر دکھائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ’’بیوگان اور مسکین کے لئے کوشش اور خدمت میں لگا رہنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اس عبادتگزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا‘‘۔ آپؐ نے اُحد میں زخمی ہوکر شہید ہونے والے ابوسلمہؓ کی بیوہ سے نکاح کرکے جہاں قومی ضرورت کے تقاضے پورے کئے وہاں اُن کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال بھی رکھا۔ آپؐ خود اُن کے یتیم بچے سلمہؓ کو دسترخوان پر اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے اور اس کو آداب سکھاتے۔

❁ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی حضرت زینبؓ نے پوچھوایا کہ کیا مَیں اپنے مرحوم شوہر کے زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرسکتی ہوں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں تو اس کا دوہرا اجر ہوگا۔ ایک قرابت دار یتیم بچوں سے حسن سلوک کا اور دوسرے صدقہ کرنے کا۔

❁ حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی کے والد اُحد میں شہید ہوگئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے اپنے والد کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ شہید ہوگئے ہیں، ... مَیں یہ سن کر رونے لگا۔ اس پر آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں گا اور عائشہ تمہاری ماں۔

❁ غزوہ اُحد کے ایک شہید حضرت سعدؓ بن ربیع نے دو بچیاں چھوڑیں۔ وہ صاحبِ جائیداد تھے۔ ابھی ورثہ کے احکام نہیں اترے تھے اس لئے پرانے رواج کے مطابق بچیوں کے چچا نے بھائی کی جائیداد سنبھال لی۔ تب میراث کی آیات اتریں تو رسول کریم ﷺ نے ان یتیم بچیوں کے چچا کو بلوا کر ان احکام سے آگاہ کیا اور حضرت سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو تیسرا تیسرا حصہ اور اُن کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کی ہدایت فرمائی۔

❁ امّ المومنین حضرت زینبؓ کے بھائی حضرت عبداللہؓ بن جحش نے میدانِ احد میں شہادت کی دعا کی تھی جو قبول ہوئی اور وہ جوانی میں شہید ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نسبتی بھائی کے مال و اولاد کی نگرانی خود سنبھال لی اور ان کے یتیم بیٹے محمد کے لئے خیبر میں زرعی اراضی خریدنے کا اہتمام فرمایا۔

❁ حضرت حمزہؓ کی بیٹی فاطمہ مکّہ میں رہ گئی تھی۔ فتح مکّہ

خدمت خلق کے حوالہ سے شائع ہونے والے روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں محترم ثاقب زیروی صاحب کا نعتیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وہ بے کسوں کے غموں کا مرہم ہے ذکر جن کا دلوں کی شبنم
وہی تو ہیں ہادیٔ دو عالم، ہیں جن کی باتیں خدا کی باتیں
وہ خوبصورت، وہ خوب سیرت، وہ پیکرِ حلم اور مروّت
ہیں بدتریں دشمنوں کے لب پر بھی ان کے مہر و وفا کی باتیں
قدم قدم ان کی رہنمائی، جہاں جہاں ان کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوتِ غارِ حرا کی باتیں

کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھائی کہتے ہوئے حاضر خدمت ہوئی۔ چونکہ یتیم بچی کی شادی نہ ہونے تک اس کی کفالت کی ذمہ داری ادا کرنی لازم ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کی خواہش تھی کہ اپنی اس چچا زاد بہن کی کفالت کا حق وہ ادا کریں۔ جبکہ حضرت زیدؓ نے بھی (جن کی مؤاخات حضرت حمزہؓ سے ہوئی تھی) بیٹی کی کفالت کی پُرزور پیشکش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کو حضرت جعفرؓ کے سپرد کیا کیونکہ بوجہ خالو ہونے کے اُن کا دوہرا رشتہ تھا۔

❁ اُحد کے ایک شہید حضرت عبداللہؓ نے اپنے پیچھے بیٹے حضرت جابرؓ کے علاوہ نو (9) بیٹیاں چھوڑیں اور وہی اُن کے واحد کفیل تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس خاندان کے ساتھ ہمیشہ شفقت بھرا سلوک روا رکھا۔ ایک روز حضرت جابرؓ کو مغموم دیکھ کر سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! والد کی شہادت کے بعد بہنوں کی ذمہ داری کے علاوہ قرض بھی ہے۔ رسولؐ اللہ نے ان کو دلاسا دیا اور خود موقع پر جا کر یہودی ساہوکاروں کا سارا قرض ادا کرنے کا انتظام کروایا۔ پھر حیلوں بہانوں سے جابرؓ کو اس طرح عطا فرماتے رہے کہ اُن کی عزت نفس میں بھی کوئی فرق نہ آئے۔ مثلاً ایک سفر میں اُن سے ایک اونٹ خریدا اور پھر وہ اونٹ مع قیمت اُن کو واپس کر کے اُن کی امداد کے سامان کئے اور اُن سے مزید وعدہ فرمایا کہ جب بحرین کا مال آئے گا تو مَیں اِس اِس طرح تمہیں دوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب وہ مال آیا تو انہوں نے آنحضورؐ کا وعدہ پورا کر دکھایا اور یوں وفات کے بعد بھی آپؐ کی جابرؓ سے عنایات کا سلسلہ جاری رہا۔

❁ ایک بار ایک بچہ نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مَیں ایک یتیم ہوں، میری ایک یتیم بہن بھی ہے اور ہماری بیوہ ماں ہم یتیموں کی پرورش کرتی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اس کھانے میں سے جو آپ کے پاس ہے ہمیں اتنا عطا فرما دیں کہ ہم راضی ہوجائیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے بچے! تم نے کیا خوب کہا۔ ہمارے گھر والوں کے پاس جاؤ اور جو کھانے کی چیز اُن سے ملے وہ لے آؤ۔ بچہ آپؐ کے پاس اکیس کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اپنی ہتھیلی پر رکھیں اور ہتھیلیاں اپنے منہ کی طرف اُٹھائیں جیسے آپؐ اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کر رہے ہوں۔ پھر فرمایا: بچے! سات کھجوریں تمہارے لئے، سات تمہاری ماں کے لئے اور سات تمہاری بہن کے لئے ہیں۔ ایک کھجور صبح اور ایک شام کو۔ جب وہ بچہ جانے لگا تو حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنا ہاتھ اس بچے کے سر پر رکھا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یتیمی کا مداوا کرے اور تمہارے باپ کا اچھا جانشین تم کو عطا کرے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے معاذ! آپ نے اس بچے کے ساتھ جو معاملہ کیا وہ مَیں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچے سے محبت کے جذبے سے سرشار ہوکر میں نے ایسا کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، مسلمانوں میں سے کوئی شخص یتیم کا والی نہیں بنتا مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو یتیم کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ہر بال کے عوض ایک اور نیکی عطا کرتا اور ہر بال کے برابر ایک گناہ معاف فرماتا ہے“۔

❁ جنگ موتہ میں آپؐ کے چچا زاد حضرت جعفرؓ طیار شہید ہوگئے تو رسول کریمؐ بنفس نفیس اُن کے گھر ان کی شہادت کی خبر دینے تشریف لے گئے۔ اُن کی بیوہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس کا بیان ہے کہ اُس وقت مَیں گھر کے کام کاج آٹا وغیرہ گوندھنے کے بعد بچوں کو نہلا دھلا کر فارغ ہوئی ہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ مَیں انہیں رسولؐ اللہ کے پاس لے آئی۔ آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا، آپؐ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ مَیں نے گھبرا کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر آئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں وہ آج شہید ہوگئے۔ مَیں اس اچانک خبر کو سن کر چیخنے لگی۔ دیگر عورتیں بھی افسوس کے لئے اکٹھی ہوگئیں۔ رسول کریمؐ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ جعفر کے گھر والوں کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا وغیرہ بنا کر بھجوانا کیونکہ اس صدمہ کی وجہ سے انہیں مصروفیت ہوگئی ہے۔ پھر آپؐ دوبارہ اُن کے ہاں تشریف لائے اور تعزیت فرمائی اور بچوں کے لئے دعا کی۔ تیسرے روز آپؐ پھر حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ”بس اب آج کے بعد میرے بھائی پر مزید نہیں رونا“۔ آپؐ نے ان کے یتیم بچوں کی کفالت کا انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔

حضرت جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ آپؐ نے حجام کو بلوایا ہمارے بال وغیرہ کٹوائے اور ہمیں تیار کروایا۔ بہت محبت وپیار کا سلوک کیا اور فرمایا: ”جعفر طیار کا بیٹا محمد تو ہمارے چچا ابوطالب سے خوب مشابہ ہے اور دوسرا بیٹا اپنے باپ کی طرح شکل اور رنگ ڈھنگ میں مجھ سے مشابہ ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور دردِ دل سے یہ دعا کی: اے اللہ! جعفر کے اہل وعیال کا خود حافظ وناصر ہو۔ اور میری تجارت میں برکت کے لئے بھی دعا کی۔

پھر ایک مرتبہ جب اسماءؓ نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں اپنے بچوں کی یتیمی کا ذکر کیا تو آپؐ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کبھی ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا۔

❁ ایک دفعہ ایک یتیم بچے کا حضرت ابولبابہؓ سے کھجور کے ایک درخت پر تنازعہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا تو یتیم بچہ رونے لگا۔ اس پر آپؐ نے ابولبابہ کو تحریک فرمائی کہ بیشک درخت آپ کا ہے مگر یہ اس یتیم بچے کو دیدیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض جنّت میں درخت عطا فرمائے گا۔ ابولبابہؓ نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح کو پتہ چلا تو انہوں نے ابولبابہؓ سے اپنے باغ کے عوض وہ درخت خرید لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر مَیں وہ درخت لے کر پیش کردوں تو کیا مجھے بھی اس کے عوض جنت میں درخت ملے گا؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ جب شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابودحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی پھلدار درخت جھکے ہوں گے۔

❁ ایک غزوہ سے واپسی پر جب اسلامی لشکر کے پاس پانی ختم ہوگیا تو صحابہ پانی کی تلاش میں نکلے۔ ایک عورت اونٹ پر پانی لاتی ہوئی ملی۔ معلوم ہوا کہ بیوہ عورت ہے جس کے یتیم بچے ہیں۔ رسول کریمؐ نے اس کے مشکیزہ پر برکت کے لئے دعا کی۔ پھر اس کے پانی سے تمام لشکر نے پانی لیا مگر پھر بھی پانی کم نہ ہوا۔ پھر رسول اللہؐ نے اس بیوہ عورت سے حسن سلوک کی خاطر صحابہ کے پاس موجود زادراہ جمع کروالی اور اس بیوہ عورت کو کھجوریں اور روٹیاں عطا کرتے ہوئے فرمایا ہم نے تمہارا پانی ذرا بھی کم نہیں کیا اور یہ زادراہ تمہارے یتیم بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ اس عورت نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ مَیں ایک بڑے جادوگر کے پاس سے ہو کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے۔ یوں اس عورت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ کو ہدایت دی اور وہ مسلمان ہوگئے۔

❁ رسول کریم ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی عیادت فرماتے اور ان کے لئے دعا کے علاوہ بسااوقات مناسب دوا بھی تجویز فرماتے۔ آپؐ فرماتے کہ ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے۔ آپؐ بعض بیماریوں کا علاج روحانی دعا وغیرہ سے فرماتے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے ابوہریرہؓ کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: نماز پڑھو، اس میں شفاء ہے۔

☆ اسی طرح رسول کریمؐ دم اور دعا سے بھی علاج فرماتے تھے۔ اپنی بیماری کے دنوں میں قرآن کی آخری دو سورتیں (معوّذتین) پڑھتے تھے۔ اسی طرح فاتحہ کی دعا سے بھی بسااوقات علاج فرمایا کرتے۔

...❁...❁...❁...

خدمت خلق کے عالمی ادارے اور شخصیات

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں خدمت خلق کے چند عالمی اداروں اور شخصیات کا مختصر تعارف بھی شامل اشاعت ہے۔

مدر ٹریسا

مشہور سماجی کارکن خاتون مدر ٹریسا کا اصل نام Agnes Gonxha Bojaxhiu ہے۔ وہ 27 اگست 1910ء کو سربیا (یوگوسلاویہ) میں پیدا ہوئیں۔ وہ ایک البانی پرچون کی دکان والے کی بیٹی تھیں۔ 12 برس کی عمر سے وہ رفاہی کاموں میں مصروف ہوگئیں۔ پہلے ڈبلن میں ایک مشنری ادارے سے وابستہ ہوئیں اور پھر نن (Nun) بن گئیں۔

آپ نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور 1929ء میں انگریزی کی استانی کے طور پر ہندوستان تشریف لائیں اور کلکتہ میں ایک کانونٹ درس وتدریس کا کام شروع کیا۔ ستمبر 1946ء میں غریبوں اور افلاس زدہ لوگوں کے لئے رفاہی کاموں کا آغاز کیا۔ ابتداء میں کچھ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن اگست 1948ء میں انہوں نے ویٹکن (روم) کی باقاعدہ اجازت سے ایک خیراتی ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کی ہندوستان بھر میں اس وقت متعدد شاخیں ہیں بلکہ برطانیہ، آسٹریلیا، اٹلی، وینزویلا، تنزانیہ، اردن، یمن اور سری لنکا میں بھی اس ادارے کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں جہاں بوڑھوں، معذور، قریب المرگ، افلاس زدہ اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

اس خیراتی ادارہ نے آسنول شہر کے قریب ”شانتی نگر“ نام کی ایک بستی بھی بنائی ہے جس میں جذامی اور کوڑھی افراد کا علاج کیا جاتا ہے۔

مدر ٹریسا نے بھارتی شہریت اختیار کر لی تھی اور وہ نن کا روایتی لباس پہننے کی بجائے ساڑھی پہنتی تھیں۔ 1963ء میں بھارتی حکومت نے انہیں پدم شری کا خطاب عطا کیا۔ 1971ء میں پوپ جان xxiii کی یاد میں قائم کئے جانے والے امن انعام کی وہ پہلی حقدار ٹھہرائی گئیں۔ اس کے علاوہ انہیں جان ایف کینیڈی انٹرنیشنل ایوارڈ بھی دیا گیا۔ 1979ء میں انہیں امن کا نوبیل انعام دیا گیا۔ نوبیل انعام کی رقم جو تقریباً ایک لاکھ پاؤنڈ کے مساوی تھی، انہوں نے خیراتی کاموں کے لئے وقف کر دی۔

بیڈن پاول

”بوائے سکاؤٹ تحریک“ کا بانی برطانوی سپاہی بیڈن پاول تھا جو BP کے نام سے معروف تھا۔ ہندوستان میں اپنے قیام کے دوران اُس نے جاسوسی اور سکاؤٹنگ پر ایک کتاب لکھی۔ جنگ بوئر (1899ء) میں اُس نے کرنل کمانڈر کی حیثیت سے نمایاں کام انجام دیا۔ بعد ازاں میجر جنرل ہوا اور 1907ء میں لیفٹیننٹ جنرل کی حیثیت سے سبکدوش ہوا۔ 24 جنوری 1908ء کو اُس نے پہلا سکاؤٹ گروپ منظم کیا اور ”گرل گائیڈ“ کی تحریک (1910ء میں) منظم کی۔ جلد ہی یہ تحریکات برطانوی مقبوضات کے علاوہ جنوبی امریکہ اور یورپ میں عام ہوگئیں۔ 1920ء میں ایک عالمی تقریب میں اُسے ”چیف سکاؤٹ“ کا خطاب دیا گیا۔

بیڈن پاول کا انتقال کینیا میں ہوا۔

گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ماؤں کی تحریک

ارجنٹینا کا فوجی آمر جورجی رافیل وڈیلا ریڈ ونڈو 24 مارچ 1976ء کو صدر ایزابیل پیرون کا تختہ اُلٹ کر اقتدار پر قابض ہوا اور اپنے پانچ سالہ بدترین دورِ حکومت میں اپنے سیاسی مخالفین پر ظلم وبربریت کے پہاڑ توڑے۔ مخالفین کو قتل کرانا، انہیں ایذائیں دینا، عام شہریوں، عورتوں اور بچوں کا اغوا اُس کی حکومت کا چلن تھا۔ حکومت سے دستبردار ہونے کے بعد اس آمر کے کارندوں نے 9 ہزار افراد کے اغواء کا اقرار کیا، لیکن دیگر ذرائع کے مطابق گمشدہ افراد کی تعداد قریباً تیس ہزار ہے جو آج تک لاپتا ہیں۔ رافیل نے اپنے عقوبت خانوں میں قید حاملہ عورتوں سے پیدا ہونے والے بچے تک چھین لئے جن کے بارہ میں کوئی نہیں جانتا کہ یہ بچے زندہ بھی ہیں یا مرکھپ گئے۔ ان گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ان کی مظلوم ماؤں نے 30 اپریل 1977ء کو بیونس آئرس کے مشہور چوراہے ”پلازا ڈی مایو“ (یعنی مئی چوک) پر جمع ہو کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور ”مدرز آف دی پلازا ڈی مایو“ کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم سے وابستہ مائیں اپنے سر پر سفید اسکارف باندھتی ہیں، جن پر ان کے گمشدہ بچوں کا نام کندہ ہوتا ہے۔ ان ماؤں نے اپنے ہاتھ میں ایک خالی کمبل تھاما ہوتا ہے اور اس طرح بتایا جاتا ہے کہ بچے کے گم ہوجانے کے بعد سے یہ کمبل خالی پڑا ہے۔ تنظیم سے وابستہ مائیں ہر منگل کی دوپہر باقاعدگی کے ساتھ ”پلازا ڈی مایو“ پر جمع ہوکر نصف گھنٹہ تک پیدل مارچ کرتی ہیں۔ یہ عورتیں اس اُمید پر اب تک زندہ ہیں کہ ایک نہ ایک دن اُن کے گمشدہ بچے دوبارہ اِن سے آن ملیں گے۔

...❁...❁...❁...

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ”النور“ مئی وجون 2011ء میں مکرم عبدالسلام جمیل صاحب کی اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں کہی گئی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کیا کیا مَیں لکھوں کیا کیا تھی میری ماں
توحید کا پَرتَو تھی یکتا تھی میری ماں
مجھے احساس ہوا نہ کوئی تشنہ لبی کا
ساحل تھی میری پیاس تو دریا تھی میری ماں
آیا نہ کبھی لب پہ کوئی حرفِ شکایت
ہر حال میں راضی بہ رضا تھی میری ماں
سیلِ حوادث میں اِک کوہِ گراں تھی
پیار کے گلشن میں صبا تھی میری ماں
جتنا بھی کروں شکرِ خدا اتنا ہی کم ہے
اس کی مجھے سب سے حسیں عطا تھی میری ماں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
March 03, 2017 – March 09, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday March 03, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 1-18 with Urdu translation.
00:40 Dars-e-Malfoozat: Selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as) focusing on 'spiritual enhancement progress in Jama'at'.
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 21.
01:15 Reception In Singapore: Recorded on October 23, 2013.
02:30 Spanish Service
03:05 Pushto Service
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Anaam, verses 92 - 111 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 80, recorded on August 31, 1995.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 55.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw). The topic is 'being self-sufficient'.
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 22.
07:00 Reception At Baitul Muqeet Mosque, New Zealand: Recorded on November 02, 2013.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on February 25, 2017.
10:00 Indonesian Service
11:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat [R]
11:55 Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet (saw).
12:30 Live Transmission From Baitul Futuh
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Transmission From Baitul Futuh
14:35 Shotter Shondane: Rec. January 23, 2014.
15:45 Sach Toh Ye Hai
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday March 04, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:55 Reception At Baitul Muqeet Mosque, New Zealand
02:10 Friday Sermon
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 56.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:05 Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address: Recorded on February 10, 2013.
08:05 International Jama'at News
08:45 Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on February 22, 1987.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on March 03, 2017.
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35 International Jama'at News [R]
21:05 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday March 05, 2017

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:40 Al-Tarteel
01:10 In His Own Words
01:40 Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address
02:35 Story Time
03:00 Friday Sermon
04:10 Maidane Amal Ki Kahani
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 57.
06:00 Tilawat
06:20 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class Canada: Recorded on November 13, 2016.
07:40 Faith Matters: Programme no. 172.
08:40 Question And Answer Session: Recorded on December 22, 1996.
10:00 Indonesian service
11:00 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 24, 2017.
12:05 Tilawat [R]
12:25 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:45 Yassarnal Quran [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 03, 2017.
14:15 Shotter Shondhane: Rec. January 23, 2014.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class Canada [R]
16:20 Shama'il-e-Nabwi
17:00 Kids Time
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class Canada [R]
19:30 Beacon of Truth: Rec. November 13, 2016.
20:30 Ashab-e-Ahmad
21:05 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
22:00 Friday Sermon [R]
23:05 Question And Answer Session [R]

Monday March 06, 2017

00:25 World News
00:45 Tilawat
01:05 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:20 Yassarnal Quran
01:35 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class Canada
02:25 Ashab-e-Ahmad
03:00 Friday Sermon
04:15 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 58.
06:00 Tilawat
06:20 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:05 Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 04, 2013.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. July 13, 1997.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on September 30, 2016.
11:05 Royal Rajasthan
11:35 Aao Kahani Sunain
12:00 Tilawat [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 08, 2011.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Royal Rajasthan [R]
15:55 Rah-e-Huda: Recorded on March 04, 2017.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Reception In New Zealand Parliament [R]
19:05 Somali Service
19:35 Sach Toh Ye Hai
20:35 Rah-e-Huda [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Royal Rajasthan [R]

Tuesday March 07, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:25 Reception In New Zealand Parliament
02:10 Kids Time
02:45 Friday Sermon
04:00 Aao Kahani Sunain [R]
04:25 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 59.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 23.
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada: Recorded on November 13, 2016.
07:55 Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:25 Kasre Saleeb: A discussion programme on the topic of 'the signs of the coming of the Promised Messiah (as)'.
08:55 Question & Answer Session: Recorded on December 22, 1996.
10:15 Indonesian Service
11:20 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 06, 2017.
13:05 Tilawat: Surah As-Sajdah, verses 1-20.
13:20 Dars-e-Malfoozat [R]
13:30 Yassarnal Quran [R]
13:50 Faith Matters: Programme no. 176.
14:45 Bangla Shomprochar
15:50 Spanish Service
16:40 Philosophy Of The Teachings Of Islam
17:05 Noor-e-Mustafwi
17:15 Yassarnal Quran [R]
17:45 World News
18:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada [R]
20:00 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 27, 2017.
21:10 The Bigger Picture
21:55 Faith Matters [R]
22:55 Question And Answer Session [R]

Wednesday March 08, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:35 Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada
03:15 Rishta Nata Ke Masayil
03:25 In His Own Words
04:05 Story Time
04:30 Australian Service
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 04.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:00 Jalsa Salana Canada Concluding Address: Rec. May 19, 2013.
08:00 The Bigger Picture: Recorded on May 10, 2016.
08:45 Urdu Question And Answer Session: Rec. February 22, 1987.
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on March 03, 2017.
12:05 Tilawat [R]
12:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on February 25, 2011.
14:10 Bangla Shomprochar
15:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40 Kids Time: Prog. no. 28.
16:15 Faith Matters: Programme no. 171.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 Jalsa Salana Canada Concluding Address [R]
19:25 French Service
19:50 One Minute Challenge
20:40 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:10 Kids Time [R]
21:45 Friday Sermon: Recorded on February 25, 2011.
22:50 Intikhab-e-Sukhan: Rec. February 25, 2017.

Thursday March 09, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Canada Concluding Address
02:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:15 In His Own Words
03:50 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 61.
06:05 Tilawat
06:20 Dars-e-Malfoozat
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 23.
07:00 Reception in Nagoya, Japan: Recorded on November 09, 2013.
08:00 In His Own Words
08:30 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 101 - 122 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 81, recorded on September 27, 1995.
09:45 Indonesian Service
10:50 Japanese Service
11:10 Aadab-e-Zindagi
12:00 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Malfoozat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.
14:00 Friday Sermon: Recorded on March 3, 2017.
15:05 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
15:40 Roots to Branches
16:10 Persian Service
16:40 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Reception in Nagoya, Japan [R]
19:15 Aadab-e-Zindagi [R]
20:00 Roots to Branches [R]
20:30 Faith Matters: Programme no. 171.
21:35 In His Own Words
22:05 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:10 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 03 March , 2017 | Issue No. 9

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

❁ ... یہ نہایت ہی پُر معارف اور دلکش خطاب اُن تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہبِ عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ ... ❁ ... جس اسلام کو میں جانتا تھا وہ اس سے بالکل ہی مختلف ہے جس کا آج مجھے یہاں پتہ چلا۔ ... ❁ ... آج کا پیغام امید اور باہم اتحاد کا پیغام ہے۔ ... ❁ ... حضور کا پیغام نہایت واضح، حقیقی اور دل سے نکلا ہؤا پیغام تھا۔ ... ❁ ... بہت ہی واضح، سچا اور حقیقی پیغام تھا۔ جس انداز سے خلیفۃ المسیح نے مسلم دنیا کے مسائل بیان فرمائے وہ میرے لئے حیران کن تھا۔ ... ❁ ... خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں۔ جماعت احمدیہ بہت ہی مثبت، تعمیری اور اچھا کام کرنے والی ہے۔ یہ سوچ اور اس قسم کا کردار قوموں کو ترقی دینے والا کردار ہے جس کی بنیاد باہمی احترام اور تعلقات پر ہے۔ ... ❁ ... جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج شدت پسندی اور دیگر خدشات پر روشنی ڈالی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو باقی دنیا میں ہو رہا ہے، اس کا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ... ❁ ... خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا خواہ کوئی کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ ... ❁ ... جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ اس کے لوگ بہت ہی عاجز، ہمدرد، کمیونٹی کا خیال رکھنے والے اور اچھا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ ... ❁ ... خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلّی اور تحمّل نظر آ رہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ ... ❁ ... خلیفۃ المسیح نے اُن اقدار کی نشاندہی کی ہے جن پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ... ❁ ... میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں (کی حدود) سے بالا ہے۔ ... ❁ ... خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں ایک رعب اور دبدبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان میں جاذبیت بھی ہے۔ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں سننے کو دل چاہتا ہے۔

(مسجد محمود ریجائنا (کینیڈا) کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ریجائنا اور مسجد محمود کے افتتاح کے حوالہ سے کینیڈا کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی اور انہیں اسلام احمدیت کا تعارف ہوا۔

❁ ... ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ یہاں کے احمدی کس طرح خلیفۃ المسیح کی قیادت میں انسانیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ... ❁ ... جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو integration کے لئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ ... ❁ ... جماعت احمدیہ کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، ہر قسم کی نفرت، فساد، تعصب اور شدت پسندی کا تریاق ہے۔ یہ جماعت اس نعرے میں سچے طور پر یقین رکھتی ہے اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں ثبوت بھی دیتی ہے۔ ... ❁ ... جماعت کی دنیا کے مختلف حصوں میں مخالفت ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود احمدی اس ملک کے باسی ہونے کی حیثیت سے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔

(مسجد بیت الامان لائیڈ منسٹر کی تقریب میں شامل بعض معزز مہمانوں کے استقبالیہ ایڈریسز)

❁ ... مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ ... ❁ ... یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔ ... ❁ ... مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ... ❁ ... ہماری مساجد اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری مسجدیں وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔

(مسجد بیت الامان لائیڈ منسٹر (کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

04؍نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

(حصہ دوم)

مہمانوں کے تأثرات

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

☆ مذاہبِ عالم کے ایک پروفیسر صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ نہایت ہی پُر معارف اور دلکش خطاب اُن تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہبِ عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابلِ عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں، تو یہ اُن غریبوں کو نظر انداز کر کے نہیں حاصل ہو سکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔

میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیشِ نظر جبکہ

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں